OPEN ACCESS
Al-Duhaa
﴾Journal of Islamic Studies﴿
ISSN (print): 2710-0812
ISSN (online): 2710-3617
www.alduhaa.com

Al-duhaa, Vol.:3, Issue: 1, Jan -June 2022
DOI:10.51665/al-duhaa.003.01.0138, PP: 71-102

مقاصد الشریعۃ کا تاریخی ارتقاء اور اس ضمن میں مقاصد الشریعۃ کے نامور علماء کی خدمات کا تحقیقی مطالعہ

Historical Evolution of the Objectives of Shariah and Research Studies of the Services of Eminent Scholars in this regard

Published: 01-06-2022
Accepted: 15-05-2022
Received: 31-12-2021

Aminullah Khan
Assistant Professor of Islamiyat GPGC Mandian Abbottabad / PhD, Scholar AIOU Islamabad
Email: amin31784@gmail.com
https://orcid.org/ 0000-0003-0599-4000

Prof. Dr. Abdulhameed Khan Abbasi
Chairman, Department of Islamic Studies, Muhi-ud-din Islamic University Nerean Shareef AJ&K
Email: dr.ahameed.k@gamil.com
https://orcid.org/0000-0002-4142-2950

Abstract
The Objectives of Shari'ah actually start from the time of Prophet Hood but like other sciences its terms came into existence later. Similar to other sciences, the Objectives of Shari'ah also went through evolutionary stages and became an art form. Objectives of Shari'ah refer to the knowledge in which the objectives and wisdom of the rules of Shari'ah are discussed. Shari'ah Objectives was recognized as a branch of the principles of Jurisprudence (Usool ul Fiqh) and gradually succeeded in attracting the attention of scholars, and became a separate type of knowledge. Imam Juveni, Imam Ghazali, Imam Razi, Imam Azz bin Abus Salam, Qurafi, Ibn-e-Taymiyyah, Ibn-e-Qayyim and Imam Shatibi (May Allah have murcy on them) are the masters of this knowledge. Later Shah Waliullah and Allama Ibn-e-Ashur also became famous for this art. Now basic question of this research article is how the Objectives of Shari'ah became a permanent knowledge and which scholars offered their services for it. The essayist describes the evolutionary stages and gives an overview of the work done in relation to the Objectives of Shari'ah in every age. Thus the distinctive sciences of the leading scholars of Shari'ah have been stated separately. This article, in addition to its evolutionary stages provides the conclusion that all the precepts of Islam are connected with a balanced system. And nothing is against common sense in this and every command contains a stable wisdom but our access to real wisdom is sometime possible and sometimes not possible.

Keywords: *Objectives of Shariah, Eminent Scholars, Historical Evolution.*

تمہید:

علم مقاصد شریعت نے دوسرے علوم و فنون کی طرح ایک تناور درخت بننے تک متعدد ارتقائی مراحل طے کئے ہیں۔ اس علم کی اصل بنیاد قرآن و سنت ہے۔ مقاصد شریعت کے اثبات کے لئے متعدد آیات اور احادیث بین دلیل ہیں۔ احکام شریعت میں جزا و سزا کا مفصل بیان موجود ہے۔ اس کے بارے میں صحابہ و تابعین نے بھی تحقیقی کام کیا۔ بعد میں ائمہ مجتہدین اور علماء ربانی نے اس پر باقاعدہ کتب تحریر کیں اور اس علم کو اپنے عروج پر پہنچایا۔ اس مضمون میں مقاصد شریعت کے ارتقاء کا جائزہ چار عنوانات کے تحت پیش کیا جاتا ہے:

مبحث اول: مؤلفات اصولیہ سے قبل مقاصد شریعت

دیگر علوم سلامیہ کی طرح علم مقاصد شریعت کی تدوین و تالیف بھی عہد صحابہ کے بعد ہوئی۔ مقاصد شریعت کا لفظ عہد نبوی و عہد صحابہ و تابعین میں نہیں ملتا لیکن قرآن کے متعدد نصوص میں بعض مقاصد شریعت بیان کئے گئے ہیں۔

مطلب اول: مقاصد شریعت اور قرآن

قرآن کریم اسلامی قوانین کا پہلا بنیادی ماخذ ہے اس کے مطابق زندگی کے تمام معاملات میں اس کے احکام اور فیصلوں کو تسلیم کرنا لازم قرار دیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ﴿۴۴﴾ ([1])۔

قرآن کریم نے کلی اور جزوی دونوں مقاصد کا ذکر کیا ہے:

1۔ **کلی مقاصد شریعت**

فرمان الٰہی ہے:

يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ([2])۔

اس آیت میں یہ کلی مقصد شریعت بیان کیا گیا ہے کہ تمام احکام میں اللہ تعالیٰ نے خود رخصتیں دی ہیں ان کا بنیادی مقصد تمہارے لئے آسانیاں پیدا کرنا ہے۔

مَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ([3])

اس آیت میں تین مقاصد ذکر کئے گئے ہیں:

1. تنگی دور کرکے آسانی پیدا کرنا
2. طہارت عطا کرنا
3. اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تکمیل

2۔ **جزئی مقاصد شریعت**

اللہ تعالیٰ نے بعض آیات میں جزئی مقاصد شریعت ذکر کئے ہیں:

الف: نماز کے دو بنیادی مقاصد فحاشی اور برائی سے بچانا ذکر کیا ہے۔

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ ([4])

ب: زکوٰۃ کے دو بنیادی مقاصد طہارت مال اور تزکیہ نفس کا ذکر کیا ہے۔

خُذۡ مِنۡ اَمۡوَالِهِمۡ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمۡ وَتُزَكِّيۡهِمۡ بِهَا(5)

ج: روزے کا بنیادی مقصد تقویٰ کو قرار دیا گیا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا كُتِبَ عَلَيۡكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيۡنَ مِنۡ قَبۡلِكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تَتَّقُوۡنَ(6)

اسی طرح متعدد قرآنی اوامر و نواہی سے متعلق قرآنی آیات موجود ہیں جن میں احکام شریعت کے مقاصد کلیہ اور جزئیہ بیان کئے گئے ہیں۔

مطلب دوئم: مقاصد شریعت اور حدیث

نبی کریم ﷺ کے ارشادات عالیہ سے شریعت کے مقاصد کلیہ اور جزئیہ واضح ہوتے ہیں:

1۔ کلی مقاصد شریعت

نبی کریم ﷺ نے اس دین حنیف کی نمایاں خصوصیت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

الف: "فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ، وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ"(7)۔

صرف تمہیں آسانی پیدا کرنے والے بنا کر بھیجا گیا اور تمہیں تنگی پیدا کرنے والے بنا کر نہیں بھیجا گیا۔

ب: نبی کریم ﷺ نے دین کو آسانی کا نام دیا اور فرمایا: "إِنَّ الدِّيْنَ يُسْر"(8)

ج: آپ ﷺ نے رفع حرج کے بارے میں فرمایا: "وَضَعَ اللهُ الحَرَجَ"(9)

د: نبی کریم ﷺ نے عدم ضرر رسانی کے بارے میں ارشاد فرمایا: "لاَ ضَرَرَ وَلاَ ضِرَارَ"(10)

2۔ جزئی مقاصد شریعت

نبی کریم ﷺ نے اپنے بعض فرامین میں شریعت کے مقاصد جزئیہ کو بیان فرمایا ہے مثلاً:

اول: نبی کریم ﷺ نے نگاہ سے بچاؤ کے لئے استیذان کو لازمی قرار دیتے ہوئے فرمایا: "إِنَّمَا جُعِلَ الاسْتِئْذَانُ مِنْ أَجْلِ البَصَرِ"(11)

دوم: نبی کریم ﷺ نے شادی کو باعث عصمت اور روزے کو شہوت شکن قرار دیا اور فرمایا:

"يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنْ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ, وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ"(12)

سوم: نبی کریم ﷺ نے مشقت کے باعث بننے والے عمل میں نرمی اور لچک پیدا کرتے ہوئے فرمایا:

"لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلَاةٍ"(13)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے بہت سارے فرامین میں مختلف حکمتیں، مصالح اور مقاصد شریعت بیان فرمائے ہیں۔

مطلب سوئم: مقاصد شریعت اور صحابہ کرامؓ

عہد نبوی میں صحابہ کرام (14) کے سامنے قرآن کریم نجماً نجماً نازل ہوا۔ نبی کریم ﷺ سے براہ راست احکام شریعت اور ان کی تفصیل سمجھنے کا موقع ملا اسے یہی لوگ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں قرآن و سنت کے اہداف و مقاصد کو احسن طریقے سے پہچانتے تھے۔ انہوں نے شریعت محمدیہ اور اس کے اصول و ضوابط کو دیکھا، غور و فکر کیا اور اسے خوب سمجھا۔

صحابہ کرامؓ نازل ہونے والے احکام کا پیش آمدہ مسائل و واقعات سے موازنہ کرتے اور ان کے ذریعے شریعت اسلامیہ کے مقاصد یعنی بندگان الٰہی کے لئے حصول منفعت اور دفع مفاسد کی گہرائی تک رسائی حاصل کر لیتے۔

بقول ابن تیمیہ کہ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں کتاب و سنت کے ذریعے خطاب کیا تو آپ ﷺ نے انہیں ان الفاظ کا مفہوم بھی سمجھا دیا۔ صحابہ کرامؓ قرآن کریم کے معانی اور مفاہیم کو بہت اچھا جانتے تھے اور انہوں نے ان مفاہیم کو تابعین تک پہنچایا ([15])۔

صحابہ کرامؓ مقاصد شریعت کے دوسروں کے مقابلے میں زیادہ عالم تھے اور فتاویٰ دیتے وقت مقاصد شریعت کا خاص خیال رکھتے تھے۔

ابن رشد ([16]) فرماتے ہیں:

"إِذْ كَانُوا هُمْ أَقْعَدَ بِفَهْمِهم الْأَوَامِرِ الشَّرْعِيَّةِ" ([17])۔

صحابہ کرامؓ احوال کے درست مفہوم اور اقوال کے درست مدلولات دوسروں کے مقابلے میں زیادہ اچھا سمجھتے تھے۔

حافظ ابن قیمؒ ([18]) نے لکھا ہے:

"رَأْيُ أَفْقَهِ الْأُمَّةِ، وَأَبَرِّ الْأُمَّةِ قُلُوبًا، وَأَعْمَقِهِمْ عِلْمًا، وَأَقَلِّهِمْ تَكَلُّفًا، وَأَصَحِّهِمْ قُصُودًا، وَأَكْمَلِهِمْ فِطْرَةً، وَأَتَمِّهِمْ إِدْرَاكًا، وَأَصْفَاهُمْ أَذْهَانًا، الَّذِي شَاهَدُوا التَّنْزِيلَ، وَعَرَفُوا التَّأْوِيلَ، وَفَهِمُوا مَقَاصِدَ الرَّسُولِ؛ فَنِسْبَةُ آرَائِهِمْ وَعُلُومِهِمْ وَقُصُودُهُمْ إِلَى مَا جَاءَ بِهِ الرَّسُولُ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - كَنِسْبَتِهِمْ إِلَى صُحْبَتِهِ" ([19])

صحابہ کرامؓ نے اپنے عہد مبارک میں ایسے کام کئے اور ایسے فتاوے جاری کئے جن سے ان کی مقاصد شریعت کی کامل فہم کا پتہ چلتا ہے جیسے:

اول: جنگ یمامہ میں قرآن کے متعدد قراء کی شہادت کے بعد صحابہ کرامؓ نے قرآن کریم کی جمع و تدوین کی ذمہ داری نبھائی تاکہ قرآن ضائع ہونے سے محفوظ ہو جائے اور مقاصد شریعت کو سامنے رکھتے ہوئے حفاظت دین بھی ہو جائے۔

دوم: لوگوں کے مال کی حفاظت اور اسے ضیاع سے بچانے کے لئے خلفائے راشدین نے کاریگروں کو مال کا ضامن قرار دیا بقول امام شاطبیؒ:

"وَبِتَضْمِينِ الصُّنَّاعِ قَالَ عَلِيٌّ وَعُمَرُ، وَإِنْ كَانَ قَدِ اخْتُلِفَ عَنْ عَلِيٍّ فِي ذَلِكَ" ([20])۔

حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ نے کاریگروں کی تضمین ([21]) کا فیصلہ کیا اگرچہ حضرت علیؓ سے ایک روایت میں اختلاف ثابت ہے"۔ اس فیصلے کا بنیادی مقصد، مال کو ضیاع سے بچانا ظاہر ہوتا ہے۔

سوم: حضرت عمرؓ نے نصر بن حجاج ([22]) کو حفاظت نسل اور حفاظت عزت کی وجہ سے بصرہ بھیج دیا۔

چہارم: حضرت عمرؓ نے مصارف زکوۃ میں سے "مؤلفۃ القلوب" کا حصہ ساقط کر دیا اور فرمایا:

"إن الله أعز الإسلام وليس اليوم مؤلفة" ([23])۔

حضرت عمرؓ نے حفاظت مال اور مال کو مسلمانوں کی مصالح کے لئے استعمال کرنے کا خیال رکھا جو مقاصد شریعت کے عین مطابق ہے۔

پنجم: حضرت عمرؓ نے ایک مقتول کے عوض پانچ یا سات قاتلین کے قتل کروانے کے بعد فرمایا:

"لَوْ تَمالأَ عَلَيْهِ أَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيعًا"([24])۔

حضرت عمرؓ کے اس فیصلے میں حفاظت نفس ہے جو شریعت کا بنیادی مقصد ہے۔

اس طرح متعدد امثلہ پیش کی جا سکتی ہیں جن سے صحابہ کرامؓ کی مقاصد شریعت کی فہم اور رعایت کا پتہ چلتا ہے۔

مطلب چہارم: مقاصد شریعت اور تابعینؒ

حافظ ابن قیمؒ نے لکھاہے کہ نبی کریم ﷺ کے چار اصحاب: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ، حضرت زید بن ثابتؓ، حضرت عبد اللہ بن عمرؓ ([25])، اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے شاگردوں کے ذریعے دین، فقہ اور علم ساری امت محمدیہ میں پھیلاہے اور عام لوگوں نے ان چاروں کے تلامذہ سے علم حاصل کیا ([26])۔

تابعینؒ نے صحابہ کرامؓ کے ساتھ زندگی گزاری۔ ان سے احکام شریعت حاصل کئے، ان کے طریقہ استنباط اور اجتہاد پر عمل کیا۔احکام شریعت کے علل اور اسباب کو سمجھا۔ بقول شاہ ولی اللہؒ تابعینؒ نے اصحاب رسول ﷺ سے علوم اخذ کئے، احادیث رسول ﷺ اور مذاہب صحابہ کو سن کر حفظ کیا، اسے سمجھا اور جمع کیا اور بعض اقوال صحابہ کو ایک دوسرے پر ترجیح بھی دی اور اس طرح ہر تابعی عالم کا مذہب اس کی معلومات کے مطابق ہو گیا ([27])۔

ابراہیم نخعیؒ ([28]) کہتے تھے کہ احکام شریعت کے مقاصد اور مصالح عام فہم ہیں ان کی بنیاد ان مظبوط قواعد اور اصول پر رکھی گئی ہے جو قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں انہی سے انسانی زندگی خوشگوار بنتی ہے۔ وہ ہمیشہ اپنی اجتہاد کے ذریعے ان احکام کے مقاصد تلاش کرتے تھے اور کہتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کے مقاصد ہیں اور ان میں پائی جانے والی مصالح اور حکمتوں کا تعلق انسانوں سے ہے ([29])۔

ذیل میں دو مثالیں پیش کی جاتی ہیں جن سے پتہ چلتاہے کہ فقہاء تابعین بھی احکام شریعت کے ماخذ کے پیش نظر احوال کو سامنے رکھ کر فیصلے فرماتے تھے مثلاً:

اول: جب صحابہ کرام نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مہنگائی زیادہ ہو گئی ہے اس لئے آپ قیمتوں کا تعین فرما دیجیئے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

"إِنَّ اللَّهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ، وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى اللَّهَ وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يُطَالِبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ" ([30])۔

اس فرمان سے صاف ظاہر ہوتاہے کہ آپ ﷺ نے نہ صرف قیمتوں کے تعین سے انکار کر دیا بلکہ اس سے ظلم قرار دیا۔ جب کہ حضرت سعید بن المسیب ([31]) حکومت کی طرف سے قیمتوں کی تعین کو جائز قرار دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حکمران پر لازم ہے کہ وہ تمام مسلمانوں کی مصالح کا خیال رکھے کیوں کہ اجتماعی مفاد، انفرادی مفاد پر مقدم ہوتاہے۔

دوم: نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"لَا تَمْنَعُوا نِسَاءَكُمُ الْمَسَاجِدَ إِذَا اسْتَأْذَنَّكُمْ إِلَيْهَا"([32])۔

حالات وزمان کی تبدیلی اور عورتوں کے مساجد میں جانے سے پیدا ہونے والے مفاسد اور نقصان کے پیش نظر بلال بن عبداللہ بن عمر نے قسم اٹھائی کہ وہ عورتوں کو کبھی بھی مساجد میں جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔

جب ان کے باپ عبد اللہ بن عمرؓ کو پتہ چلا تو انہوں نے انہیں برا بھلا کہا اور کہا:

"أُخْبِرُكَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُولُ: وَاللهِ لَنَمْنَعُهُنَّ"([33])۔

مبحث دوئم: مؤلفات اصولیہ کے بعد مقاصد شریعت

وہ شخص جس نے سب سے پہلے "اصول فقہ" پر کچھ لکھا اصل میں وہی "علم مقاصد شریعت" کا بانی اور مؤسس ہے اور وہ امام شافعیؒ ([34]) ہیں کیوں کہ انہوں نے سب سے پہلے احکام شریعت کے علل اور احکام شریعت کی معقول و غیر معقول میں تقسیم کو بیان کیا اور احکام کی علل کو بیان کرنا مقاصد شریعت کا سب سے اہم رکن ہے ([35])۔

آپ ہی وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے اجتہاد اور احکام کے استنباط کے لئے شریعت اور اس کی مصالح کو جاننے کے لئے قواعد کلیہ کا خیال رکھنا ضروری قرار دیا ہے۔ آپ نے ہی احکام شریعت کے مقاصد، ان کی غایات اور ان کے اہداف کی طرف توجہ دی اور طہارت، زکوٰۃ، صوم، حج، قصاص، حدود اور قضاء کے کچھ مقاصد کی طرف اشارہ کیا ہے اور اسی طرح کچھ مقاصد خاصہ مثلاً حفظ نفس، حفظ نسب اور حفظ مال بھی بیان کئے ([36])۔

1۔ حکیم ترمذی:

حکیم ترمذی ([37]) وہ پہلے شخص ہیں جنہوں نے "مقاصد" کا لفظ استعمال کیا۔ آپ نے ان احکام شریعت کی علل اور اسرار پر تحقیق کی اور احکام شریعت کے ماخذ جزئیہ بیان کئے۔ آپ نے اپنی کتاب "الصلوٰۃ و مقاصدھا" میں بندے کے اپنے گناہوں پر اپنے رب کے حضور اعتذار، عاجزی اور کامل سپردگی کو بیان کیا ہے۔ روزے، زکوٰۃ اور حج کے مقاصد بھی بیان کئے ہیں ([38])۔

اسی طرح حکیم ترمذی نے اپنی کتاب "نوادر الاصول فی احادیث الرسول" میں عبادات اور معاملات کے اسرار اور علل سے بحث کی ہے۔ حکیم ترمذی نے "إماطۃ الأذیٰ عن الطریق" ([39]) کی حکمت سے بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا کر لوگوں پر رحم کرنا اور انہیں آئندہ تکالیف سے بچانا ہے اور اللہ تعالیٰ اس بندے پر مہربانی فرما کر اس کے گناہوں کی آمرزش فرما دیتا ہے۔

اسی طرح انہوں نے لکھا ہے کہ شریعت میں ناخن تراشنے کا حکم صرف اس لئے دیا گیا ہے کہ ناخن دوسرے انسانوں کو خراش اور ان کو نقصان پہنچانے کا باعث بنتے ہیں۔ اس میں میل جمع ہوتا ہے بعض اوقات حالت جنابت میں ہونے اور غسل کرنے پر میل کی وجہ سے جلد تک پانی نہیں پہنچ سکتا اور آدمی ہمیشہ جنبی رہتا ہے۔

کٹے ہوئے ناخنوں کی تدفین پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ انسانی جسم محترم ہے اور اس کا جو حصہ بھی اس سے ساقط ہو جائے وہ بھی ہمیشہ محترم ہوتا ہے ([40])۔

ان کی دوسری کتب میں بھی مقاصد، احکام کے اسرار اور حکم سے متعلق مباحث ملتی ہیں ([41])۔

2۔ نظام الدین شاشیؒ ([42]):

آپ ان متقدمین اصولیین میں سے ہیں جنہوں نے مقاصد شریعت کے بارے میں اشارہ کیا ہے آپ رائے اور اجتہاد سے معلوم کی گئی علت کے بارے میں لکھتے ہیں کہ اگر ہمیں حکم کے مناسب کوئی وصف مل جائے اور وہ ثبوت حکم کو واجب کرتا ہو اور غور و فکر بھی اسی کا متقاضی ہو تو اس مناسبت کی وجہ سے حکم لگا دیا جائے گا اور یہ حکم شرعی شہادت کے علت ہونے کی وجہ سے

نہیں ہوگا جیسے ہم کسی شخص کو کسی فقیر کو درہم دیتے ہوئے دیکھیں تو ظن غالب یہی ہے کہ یہ عطیہ فقیر کی حاجت براری اور حصول ثواب کے لئے ہے([43])۔

3۔ **ابو اسحاق شیرازیؒ([44]):**

آپ نے اپنی کتاب "التبصرة" میں ذکر کیا ہے کہ مصالح قیاس کے ذریعے نہیں ہو سکتے اور شریعت میں نہ ہی ان کا تعلق میلان طبع سے ہے([45])، اس کے علاوہ ان کے ہاں مقاصد کا تصور نہیں ملتا۔

4۔ **امام الحرمین جوینی([46]):**

جوینی نے لفظ "قصد" اور "غرض" بہت زیادہ استعمال کیا اور مقاصد شریعت پر بڑی توجہ دی حتیٰ کہ مقاصد شریعت سے ناواقف کے لئے لکھتے ہیں:

"ومن لم يتفطن لوقوع المقاصد في الأوامر والنواهي فليس على بصيرة في وضع الشريعة"([47])"اختبطت المذاهب على العلماء لذهولهم عن قاعدة القصد وهي سر الأوامر والنواهي"([48])۔

امام جوینیؒ کو تمام اصولیین پر اس بات میں سبقت حاصل ہے([49]) کہ انہوں نے سب سے پہلے مقاصد شریعت کی تقسیم کی اور انہیں ضروریات، حاجیات اور تحسینیات میں محصور کیا([50])۔ لیکن ان کی تقسیم ذیل کی پانچ اقسام میں بیان کی:

الف۔ وہ علل اور اصول جو معقول المعنیٰ ہوں اور ان کا مقصد زندگی کے کلی نظام اور سیاست عامہ سے متعلق انتہائی ضروری امور کی تکمیل ہو۔ جیسے قصاص کو شریعت نے لازم قرار دیا ہے تاکہ قتل ناحق نہ ہو اور آئندہ لوگ قتل سے باز آجائیں۔

ب۔ وہ مقاصد اور اصول جن کا تعلق حاجت عامہ سے ہے اور انہیں ضرورت قرار نہ دیا جا سکتا ہو۔ جیسے "اجارہ" کا درست اور صحیح ہونا کیوں کہ وہ لوگ جو اپنے ذاتی مکان نہیں رکھتے انہیں مساکن کی حاجت ہوتی ہے اور لوگ عاریت کے طور پر مکان نہیں دیتے۔

ج۔ وہ مقاصد جن کا تعلق ضرورت اور حاجت عامہ سے نہ ہو لیکن ان کا حصول باعث شرف و اعزاز ہو یا ان مقاصد کے حصول میں رکاوٹ بننے والے امور کو ختم کرنا ہو جیسے طہارت سے نجاست کو زائل کرنا۔

د۔ وہ مقاصد جنہیں حاجت یا ضرورت کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا (جیسا کہ تیسری قسم ہے) اور ان سے مقاصد کا حصول مندوب ہوتا ہے جیسے مکاتبت کیوں کہ اس کا مقصد آزادی کا حصول ہے اور وہ صرف اسی سے ممکن ہے۔

ر۔ وہ مقاصد اور اصول جہاں مجتہد کو کوئی حکمت نظر نہیں آتی اور نہ ہی کوئی ضرورت، حاجت یا تسکین و کرامت کا کوئی متقاضی پہلو نظر آتا ہے (بلکہ صرف اسے تعبدی ہی کہا جاسکتا ہے) کہ قسم نادر الوجود ہے([51])۔

یہ اصول عبادات کی کسی جزئی میں تو ممکن ہے لیکن عبادات میں کلی طور پر صادق نہیں آتا کیوں کہ عبادات بدنیہ پر استقامت کے ذریعے جذبہ اطاعت و اختیار اور کثرت ذکر کی وجہ سے عابد میں فحشاء اور منکر سے بچاؤ کا جذبہ نمو پاتا ہے یہ واقعی بہت بڑی حقیقت ہے۔

اگر غور کیا جائے تو امام جوینیؒ کے نزدیک پہلی قسم "ضروری" دوسری "حاجی" جب کہ تیسری اور چوتھی دونوں "تحسینی" ہیں اور بعد میں آنے والے اصولیین نے تحسینی کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

اول: وہ جو قاعدہ شریعت کے معارض نہ ہو جیسے طہارت۔

دوم: وہ جو قاعدہ شریعت کے معارض ہو جیسے مکاتبت ([52])۔

امام جوینیؒ نے بعض مقاصد جزئیہ کا بھی ذکر کیا ہے مثلاً

☆ تیمّم کا مقصد حصول طہارت کے فریضۃ کی ہمیشہ مشق کرنا ہے ([53])۔

☆ نکاح کا مقصد زوجین کو زنا سے محفوظ بنانا ہے ([54])۔

☆ مناظرے کا مقصد دینی سوجھ بوجھ کا تبادلہ اور دوسروں تک اس علمی فیض کو پہنچانا ہے ([55])۔

☆ زکوٰۃ کا مقصد غرباء و مساکین کی ضروریات کو پورا کرنا ہے ([56])۔

☆ قطع ید کا مقصد مال کو چوری ہونے سے بچانا ([57]) اور اسے محفوظ بنانا ہے ([58])۔

5۔ امام سرخسیؒ ([59]):

امام سرخسیؒ نے اصول فقہ پر اپنی تالیف میں کچھ جزئی مقاصد شریعت کا ذکر کیا ہے وہ لکھتے ہیں کہ عبادت کا مقصد دنیا میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر اور آخرت میں ثواب کا حصول ([60]) سجدہ تلاوت کا مقصد عاجزی اور انکساری اور مانعین سجدہ کی مخالفت کا اظہار ([61]) زکوٰۃ کا مقصد حاجت مندوں فقراء کی ضروریات کو پورا کرنا ([62]) اور حدود کا مقصد ان کے اسباب محرمہ کا سد باب کرنا ہے ([63])۔

6۔ امام غزالیؒ:

امام جوینیؒ کے بعد ان کے مایہ ناز شاگرد امام غزالیؒ نے مقاصد شریعت پر تفصیلی گفتگو کی۔ آپ نے اپنے استاد کی پیروی کرنے کے ساتھ ساتھ ان میں اضافی مباحث شامل کئے اور مقاصد شریعت میں جدت پیدا کی مثلاً:

مناسبت کے بارے میں بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"إن المناسبة ترجع إلى رعاية أمر مقصود" ([64])۔

امام غزالیؒ نے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کو تخلیق انسانیت کا شرعی مقصد قرار دیا ([65])۔ اور ان کی ضروریات، حاجات اور تحسینیات میں درجہ بندی کی ہے ([66])۔

اخلاق حسنہ کو شریعت کا بنیادی مقصد قرار دیا ([67]) اور لکھا ہے کہ احکام شریعت کے مقاصد کو سمجھنے والا سرکشی نہیں کرتا بلکہ احکام شریعت پر خوشی خوشی عمل کرتا ہے ([68])۔ یہ مقاصد کتاب، سنت اور اجماع سے معلوم کئے جا سکتے ہیں ([69])۔

آپ نے مقاصد شریعت کو دینی مقاصد اور دنیوی مقاصد شریعت میں تقسیم کیا ہے پھر ہر ایک کو "تحصیل" اور "إبقاء" میں تقسیم کیا ہے اور تحصیل کا معنی جلب منفعت اور ابقا کا معنی دفع ضرر کیا ہے۔ امام غزالی نے کچھ مقاصد شریعت جزئیہ بھی ذکر کئے ہیں مثلاً:

فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ أُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا ([70])۔

امام غزالیؒ اس بارے میں لکھتے ہیں کہ اس آیت کا بنیادی مقصد والدین کی توقیر، ان کی عزت و احترام اور ان کے ساتھ

احسان کرنے پر ابھارنا ہے۔"تافیف" ایذارسانی کو کہتے ہیں اور ایذاء احترام واجب کے متضاد ہے([71])۔

امام غزالی نے کفارے کا مقصد "زجر" ([72]) (فعل حرام کے ارتکاب سے روکنا) اور قصاص کا مقصد "حقن الدماء" ([73]) (خون ریزی کو روکنا) بیان کیا ہے۔

امام غزالی نے "احیاء علوم الدین" کے مقدمے میں عبادات اور معاملات کے اسرار اور حکم پر بحث کی ہے([74])۔

7۔ ابوالخطاب([75]):

ابوالخطاب نے اپنی کتاب "التمہید فی اصول الفقہ" میں ذکر کیا ہے کہ مصلحت اوقات اور واقعات کے بدلنے سے بدل جاتی ہے([76])۔

8۔ ابن برہان([77]):

ابن برہان نے قیاس کی بحث میں ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے شریعتیں اس کے بندوں کے لئے سراپا مصلحت ہوتی ہیں اور زمانے کے بدل جانے سے مصلحتیں بدل جاتی ہیں([78])۔ مصلحت اور مفسدت کا فیصلہ اس کے نتیجے سے ہوتا ہے، کیوں کہ اصلاح عالم سے متعلقہ انجام کو مصلحت اور فساد عالم سے متعلقہ انجام کو مفسدت کا نام دیا جاتا ہے([79])۔

ابن برہان نے کچھ مقاصد جزئیہ بھی ذکر کئے ہیں مثلاً عبادات کا مقصد نفس امارہ بالسوء کی قوت کو توڑنا اور اسے لذتوں سے دور رکھنا ہے۔ نماز کا مقصد اللہ تعالیٰ کے لئے خشوع و خضوع اور تذلل ہے([80])۔

9۔ ابو بکر محمد سمرقندی([81]):

سمرقندی نے مقاصد شریعت پر خصوصی بحث تو نہیں کی لیکن چند ارشادات ذکر کئے ہیں مثلاً انہوں نے لکھا ہے کہ زمانہ اور لوگوں کے احوال بدل جانے سے احکام شریعت کی مصلحت بدل جاتی ہے([82])۔

اور مصلحت کی تبدیلی کے لئے طویل زمانہ درکار ہوتا ہے اور قریب ور قلیل زمانہ مؤثر نہیں ہوتا([83])۔

آپ نے بعض جزئی مقاصد شریعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ روزہ اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچنے اور اس کی نعمتوں پر شکرادا کرنے کا سبب ہے اور بھوک اور پیاس کے احساس کی وجہ سے فقراء کے ساتھ احسان کا جذبہ پیدا کرتا ہے اور ان کا ذکر اللہ تعالیٰ نے یوں کیا ہے: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ ([84]) اور ﴿وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ﴾ ([85]) اور اسی طرح حج کے اسرار بھی ذکر کئے ہیں([86])۔

10۔ امام فخرالدین رازیؒ

امام رازی نے بھی جلب منفعت اور دفع ضرر کو مقاصد شریعت قرار دیا ہے اور لکھا ہے فعل کسی وقت مصلحت اور کسی وقت باعث فساد ہوتا ہے ([87])۔ مصالح کو ضروریہ، حاجیہ اور تحسینیہ میں تقسیم کیا([88]) اور کہیں ترتیب مصلحت نفوس، عقول، ادیان، اموال اور انساب ہے([89])۔

11۔ ابن قدامہ([90]):

ابن قدامہ نے احکام شریعت کا مقصد "مصلحت العباد" ([91]) کو قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ شارع کا حکم ہمیشہ مصلحت کی بنیاد

پر ہوتا ہے ([92])۔ مصلحت اور حکمت کے علم ہونے کی وجہ سے مکلّف اس حکم الٰہی کی جلد تصدیق کرتا ہے تعبدی اور تحکمی امور کے مقابلے میں نفوس انسانیہ احکام معقولیہ کو بہت جلد تسلیم کر لیتے ہیں، اسی لئے وعظ و تذکیر اور شریعت اسلامیہ کے محاسن کا بیان مستحب ہے ([93])۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کوئی شے کسی ایک زمانے میں مصلحت ہو جب کہ کسی دوسرے زمانے میں وہ مصلحت نہ ہو ([94])۔ کیوں کہ مصلحت جلب منفعت اور دفع ضرر کا نام دیا ہے ([95])۔

ابن قدامہ نے مصلحت کے تین مراتب حاجیات، تحسینیات اور ضروریات ذکر کئے ہیں اور ضروریات پانچ ہیں اور وہ دین، جان، عقل، نسب اور مال کی حفاظت ہیں ([96])۔

آپ نے مصالح اور مفاسد کے درمیان موازنہ بھی پیش کیا ہے ([97])۔

12۔ سیف الدین آمدی ([98]):

آمدی نے لکھا ہے کہ احکام شریعت کے مبنی بر حکمت ہونے پر اجماع ہے اگرچہ یہ حکمتیں ہمارے لئے ظاہر نہ بھی ہوں ([99])۔ شارع کا حکم مصلحت سے خالی نہیں ہو سکتا اور ان احکام کا اصل مقصد "مصالح العباد" ہے ([100])۔

احکام شریعت کا مقصد جلب مصلحت یا دفع ضرر یا جلب مصلحت اور دفع ضرر دونوں کا مجموعہ ہے ([101])۔ مقاصد ضروریہ حفظ دین، حفظ نفس، حفظ عقل، حفظ نسل اور حفظ مال کو قرار دیا ([102])، اور ان کا پہلا مرتبہ قرار دیا ہے جب کہ دوسرا مرتبہ حاجیات اور تیسرا مرتبہ تحسینیات کا قرار دیا ([103])۔

کچھ جزئی مقاصد شریعت بھی ذکر کئے ہیں جیسے زکوۃ کے مقاصد میں لکھا ہے کہ اس کی ادائیگی سے فقراء کی بنیادی ضروریات پوری ہوتی ہیں ([104])۔

13۔ ابن حاجب ([105]):

ابن حاجب نے آمدی کی پیروی کرتے ہوئے لکھا ہے کہ احکام شریعت اجماع کی رو سے مصالح عباد کے لئے ہیں جیسے فرمان الٰہی ہے (وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ) ([106]) اگر احکام شریعت مصلحت سے خالی ہوتے تو آپ ﷺ کو رحمت بنا کر نہ بھیجا جاتا ([107])۔ احکام شریعت کا مقصد کبھی یقینی اور کبھی ظنی ہوتا ہے ([108])۔

ابن حاجب کے نزدیک مقاصد شریعت کی دو قسمیں ہیں:

الف۔ ضروری:

جس طرح مقاصد خمسہ یعنی دین، نفس، عقل، نسل اور مال کی حفاظت ہے جن کا خیال ہر مذہب میں رکھا گیا ہے۔

ب۔ غیر ضروری:

وہ مقصد جس کی کبھی حاجت ہوتی ہے اور کبھی حاجت نہیں ہوتی ہے لیکن اس کا حصول تحسینات میں ہوتا ہے۔ ابن حاجب نے مصالح اور مفاسد کے مابین موازنہ بھی کیا ہے ([109])۔

14۔ عزالدین بن عبدالسلام ([110]):

عزالدین بن عبدالسلام مقاصد شریعت کے بارے میں لکھتے ہیں:

"وَالشَّرِيعَةُ كُلُّهَا مَصَالِحُ إِمَّاتَدْرَأُ مَفَاسِدَ أَوْتَجْلِبُ مَصَالِحَ، فَإِذَاسَمِعْتَ اللَّهَ يَقُولُ:{يَاأَيُّهَاالَّذِينَ آمَنُوا}

[البقرة:104]؛ فَتَأَمَّلْ وَصِيَّتَهُ بَعْدَ نِدَائِهِ، فَلَاتَجِدُ إِلَّاخَيْرًا يَحُثُّك عَلَيْهِ أَوْ شَرًّا يَزْجُرُك عَنْهُ، أَوْ جَمْعًا بَيْنَ الْحَثِّ وَالزَّجْرِ" ([111])۔

عزالدین نے لوگوں کو مفاسد سے بچانے کے لئے بعض احکام کے مفاسد اور مصالح کے حصول کے لئے بعض احکام کی مصالح اپنی کتاب " قواعد الاحکام " میں بیان کر دی ہیں۔

مبحث سوئم: مقاصد شریعت میں متقدمین کی پیروی کرنے والے اصولیین

یہ وہ اصولیین ہیں جنہوں نے مقاصد شریعت پر کام کیا لیکن انہوں نے اس سلسلے میں متقدمین اصولیین کا طریقہ کار اپنایا۔ان میں سے چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

1۔ اُرمَوِی ([112]):

اُرمَوِی نے مقاصد شریعت کے بارے میں وہ باتیں ذکر کی ہیں، جو امام رازی نے "المحصول" میں ذکر کی ہیں ([113])، اور مصالح مرسلہ کے بارے میں "المسئلة العاشرة" میں امام غزالی کی باتیں دہرائی ہیں ([114])۔

2۔ بیضاوی ([115]):

مقاصد شریعت میں قاضی بیضاوی نے غزالی، رازی اور اموی کی پیروی کی ہے ([116])۔

3۔ سبکی ([117]):

سبکی نے امام بیضاوی کی پیروی کرتے ہوئے انہی مباحث پر اکتفاء کیا ہے جو امام بیضاوی نے "المنهاج" میں ذکر کی ہیں۔ مزید انہوں نے امام الحرمین اور غزالی کی باتیں نقل کی ہیں ([118])۔

4۔ إسنَوی ([119]):

إسنوی نے بیضاوی کی " منهاج الوصول الی الوصول" کی شرح پر اکتفاء کیا ہے اور اس شرح پر استشہاد ابن حاجب، امام الحرمین، غزالی اور رازی کے اقوال سے کیا ہے ([120])۔

5۔ ابن نجار ([121]):

ابن نجار نے متقدمین اصولیین کی پیروی کی۔ضروریات خمسہ میں "حفظ العرض" کا اضافہ کیا ([122])۔ ضروریات، حاجیات، اور تحسینیات کے مراتب کے موازنہ میں آمدی کی پیروی کی ہے ([123])۔

مبحث چہارم: مقاصد شریعت میں جدت پیدا کرنے والے اصولیین

یہ وہ اصولیین ہیں جنہوں نے مقاصد شریعت کو اپنی کتب کا موضوع بنایا اور مقاصد شریعت میں نئی نئی باتوں سے روشناس کرایا۔ان میں سے کچھ کا ذکر حسب ذیل ہے:

1۔ قرافی:

قرافی نے اپنی مشہور کتاب "الفروق" میں مقاصد شریعت کے حوالے سے ایسی مباحث کی ہیں جن کو متقدمین نے ذکر نہیں کیا ([124])۔

قرافی نے کتاب کے شروع میں دو قسمیں ذکر کی ہیں:

الف: اصول شریعت

ب: قواعد کلیہ فقہیہ جو اسرار و حکم پر مشتمل ہیں ([125])۔

قرافی نے پہلی دفعہ " قاعدۃ المقاصد والوسائل " بیان کیا اور لکھا کہ مقاصد میں ہی مصالح اور مفاسد ہوتے ہیں اور وسائل ان مقاصد تک پہنچنے کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اس لئے کسی کی تحلیل اور کسی کی تحریم کا حکم لگایا جاتا ہے ([126])۔

مقاصد شریعت کے حوالے سے قرافی کو مندرجہ ذیل امتیازات حاصل ہیں:

☆ انہوں نے مصالح اور مفاسد پر گہری نظر رکھی اور ان کے مابین موازنہ کرکے اپنی ترجیح بھی ذکر کی ([127])۔

☆ عام طور پر احکام کا مقاصد کے ساتھ تعلق قائم کیا ہے جیسے قطع ید حفظ مال کے لئے، رجم حفظ نسب کے لئے اور قذف کی سزا عزت کی حفاظت کے لئے ہے اور ان تمام کے مراتب کے لحاظ سے "الاہم فالاہم" کے اصول پر عمل پیرا ہے ([128])۔

☆ قرافی نے "سد الذرائع" اور اس کی اقسام کا خصوصی ذکر کیا ہے ([129])۔ جس کا مقاصد شریعت کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

قرافی نے مقاصد شریعت سے متعلق بعض ایسے قواعد بھی ذکر کئے ہیں جو عزالدین سے ماخوذ ہیں جیسے:

☆ " قاعدۃ المقاصد و قاعدۃ الوسائل " ([130])

☆ " قاعدۃ المشقۃ المسقطۃ والمشقۃ التی لا تسقطھا " ([131])۔

قرافی نے اگرچہ متقدمین بالخصوص عزالدین سے استفادہ کیا لیکن انہوں نے مقاصد کی ترتیب و تنسیق کا نہایت اہم کام کیا ([132])۔

2۔ ابن تیمیہ ([133]):

ابن تیمیہ نے مقاصد شریعت پر خاص توجہ دی ہے ان کا قول ہے:

"وَالشَّرِيعَةُ جَاءَتْ بِتَحْصِيلِ الْمَصَالِحِ وَتَكْمِيلِهَا وَتَعْطِيلِ الْمَفَاسِدِ وَتَقْلِيلِهَا"([134])۔

شریعت کبھی بھی مصلحت سے خالی نہیں ہو سکتی ([135])۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان امور کو بجالانے کا حکم دیا ہے جن میں ہماری بھلائی ہے اور ان امور سے روکا ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ ہیں، یہی وجہ ہے کہ نقصان اور فساد کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے خبائث کو ہمارے لئے حرام ٹھہرایا ہے اور بھلائی اور منفعت کی وجہ سے اعمال صالحہ کی بجا آوری کا حکم دیا ([136])۔

معرفت مصالح پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مصالح کی پہچان حقیقت میں شریعت سے حاصل ہوتی ہے کیوں کہ شریعت ہی افعال نافعہ اور افعال ضارہ کے مابین فرق کرتی ہے ([137])۔ ایک اور جگہ لکھا کہ شریعت ہی وہ نور ہے جو نفع اور نقصان کو واضح کرتا ہے ([138])۔ اگر شریعت کا نور نہ ہو تو عقل دنیا و آخرت کے نفع و نقصان کے بارے درست فیصلہ نہیں کر سکتی ([139])۔

ابن تیمیہ نے لکھا ہے کہ اگر دو مصلحتیں یا دو مفاسد آپس میں متعارض ہوں تو شریعت " خیر الخیرین " کو ترجیح دیتی ہے اور چھوٹی مصلحت کو چھوڑ کر بڑی مصلحت کے حصول کو یقینی بناتی ہے سب سے بڑے نقصان کو چھوڑ کر چھوٹا نقصان برداشت کر لیتی ہے ([140])۔ اور یہ اس صورت میں ہوتا ہے جب " جلب المصلحتین " اور " درء المفسدین " میں تطبیق کی کوئی امکانی صورت نہ ہو۔

ابن تیمیہ نے مقاصد شریعت کے یقینی حصول کے لئے جن وسائل کا ذکر کیا ہےان میں سے چندایک کا ذکر حسب ذیل ہے:

الف: علم

علم کے ذریعے ہی دینی اور دنیوی منافع کا حصول اور مضار سے بچنا ممکن ہوتا ہے([141])۔

ب: نماز، زکوۃ اور صبر

ان سے نفس انسانی کی اصلاح ہوتی ہے۔مال کی محبت میں کمی واقع ہوتی ہے۔صبر کرنا تمام انسانوں کے لئے ضروری ہے کیوں کہ اسی سے دینی اور دنیوی مصلحت کا حصول ممکن ہے([142])۔

ج: امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

معاشرےاور بندوں کی اصلاح صرف اللہ تعالیٰ کی کامل اطاعت میں ہے اور یہ صرف "امر بالمعروف" اور "نہین عن المنکر" سے ہی ممکن ہے([143])۔

د: باہمی تعاون

بنی نوع انسان کی بھلائی دنیا اور آخرت میں صرف اس وقت ممکن ہے جب جلب منفعت اور دفع ضرر کے لئے اجتماعی تعاون و تناصر ہو۔اسی لئے انسان کو فطری طور پر معاشرتی مخلوق قرار دیا گیا ہے([144])۔

ر: جہاد

جہاد کا مجاہداور غیر مجاہد دونوں کو دین اور دنیا میں فائدہ پہنچتا ہے اور اسے ترک کرنے سے دین اور دنیا دونوں کی سعادتوں سے انسان محروم ہو جاتا ہے([145])۔

س: قضاء

قضاء کا مقصد مستحقین کے حقوق کا حصول اور مخاصمات کا خاتمہ ہے حقوق کا حصول مصلحت ہے اور مخاصمات کا خاتمہ ازالہ مفسدت ہے اور مقصود اس مصلحت کا حصول اور اس مفسدت کا خاتمہ ہے۔حقوق کا مستحقین کو مل جاناہی وہ عدل ہے جس سے ارض و سماء قائم ہیں([146])۔

ص: عقوبات

عقوبات کا مقصد فرائض کی ادائیگی اور محرمات کے ترک کرنے پر لوگوں کو ابھارنا ہے([147])۔اور یہ وہ ادویہ نافعہ ہیں جن سے اللہ تعالیٰ بیمار دلوں کا علاج کرتا ہے اور ان کی اس علاج سے اصلاح ہو جاتی ہے گویا عقوبات اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں کے لئے رحمت ہیں([148])۔

ابن تیمیہ نے اپنے زمانے کے لحاظ سے دین کے مفہوم اور حسن معاملہ میں وسعت پیدا کی حالانکہ اس دور میں دین کا درست مفہوم صرف تعبدی تھا اور عام لوگ صرف شعائر تعبدیہ پر مرکوز تھے۔

3۔ **ابن قیم:**

ابن قیم نے اپنی تالیفات میں مقاصد شریعت کی تعلیل اور اسلوب کا ذکر قرآن و سنت کی روشنی میں کیا ہے۔منکرین

مقاصد شریعت کے ساتھ مناقشہ کا ذکر کیا اور ان کی سخت گرفت کی ([149])۔ شریعت کے اسرار اور حکمتوں کو نمایاں کرنے پر توجہ دی ([150])۔ مکلفین کے مقاصد کا خصوصی اہتمام کیا ([151])۔ مصالح اور مفاسد کے درمیان بعض ترجیح کے قواعد ذکر کئے ہیں ([152])۔ شارع اور مکلّف کے مقاصد کی پہچان کے لئے قولی اور حالی، قرائن اور احوال کو ضروری قرار دیا ہے ([153])۔

4۔ مُقَّرِی ([154]):

مقری نے مقاصد شریعت کے بارے میں لکھا ہے کہ کتاب وسنت کی نصوص کے مقاصد پر توجہ دی جائے اور احکام کی بنیاد انہیں پر رکھی جائے، نادر فرضی مسائل اور لوگوں کی آراء کو حفظ کرنے کی بجائے صرف قرآن وسنت کے مقاصد کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے ([155])۔

مقری نے مصالح اور مفاسد کے مابین کچھ ترجیح کے قواعد ذکر کئے ([156])۔ جیسے "إن الأصل في البدع الكراہۃ" ([157]) سد الذرائع ([158]) (حرام کاموں کے ارتکاب کے بننے والے اسباب کو بھی حرام ٹھہرانا) مکلفین کے مقاصد، ان کی نیتوں ([159]) اور مقاصد اور وسائل کے قواعد ([160]) کا ذکر کیا۔

وہ لکھتے ہیں کہ احکام میں معقولیت ہے تعبد نہیں جب کہ عبادات میں تعبد ہے لہٰذا عبادات کا بجالانا فرض ہے اور ان کی علت تلاش نہیں کرنی چاہیئے ([161])۔

5۔ طوفی ([162]):

طوفی نے مصالح کی اہمیت پر خصوصی توجہ دی اور اسے اجماع سے بھی زیادہ قوی دلیل قرار دیا ہے ([163])۔ اور شرح مختصر الروضہ میں مصلحت، ضروریات اور مقاصد خمسہ کا ذکر کیا ہے ([164])۔ مصلحت کو تمام ادلہ شرع پر مقدم سمجھتے ہیں ([165])۔

6۔ شاطبیؒ:

شاطبیؒ نے مقاصد شریعت کے بارے میں جدت پیدا کی اور ابن عاشور نے انہیں مقاصد پر پہلا لکھنے والا قرار دیا ہے ([166])۔ شاطبیؒ نے اپنی کتاب "الموافقات فی اصول الشریعۃ" میں اصولی مباحث میں مقاصد پر خصوصی توجہ دی اور ان کی دو قسمیں بیان کی ہیں:

الف: شارع کے مقاصد

ب: مکلفین کے مقاصد ([167])

الف: شارع کے مقاصد:

شارع کے مقاصد کی چار انواع ذکر کی ہیں:

پہلی نوع: وضع شریعت کے حوالے سے شارع کا مقصد:

اس نوع کے تحت شاطبیؒ نے مصالح کو ضروریات، حاجیات اور تحسینیات میں تقسیم کیا ہے اور ان کی حفاظت کے ایجابی اور سلبی وسائل اور تکملات بھی ذکر کئے ہیں ([168])۔

دوسری نوع: فہم شریعت کے حوالے سے شارع کا مقصد:

شاطبیؒ نے اس نوع میں مقاصد شریعت کو سمجھنے کے لئے عربی زبان کو ضروری قرار دیا ہے لہٰذا مقاصد شریعت کو عربی

زبان کے تقاضوں کے مطابق سمجھا جائے (169)۔

تیسری نوع: وضع شریعت کا مکلفین کے حوالے سے شارع کا مقصد:

اس نوع میں شاطبیؒ نے بیان کیا ہے کہ شارع کا شریعت وضع کرنے کا مقصد مکلفین پر ان کی استطاعت کے مطابق ذمہ داری ڈالنی ہے (170)۔

چوتھی نوع: مکلفین کو احکام شریعت کا پابند بنانے کے حوالے سے شارع کا مقصد:

اس نوع کے تحت شاطبیؒ نے لکھا ہے کہ بندوں کے تمام افعال احکام شریعت کے دائرے میں آتے ہیں لہٰذا یہ سارے افعال، احساسات، ارادی اور غیر ارادی تمام اعمال شریعت کے پابند ہونے چاہیئے، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اختیار احکام شریعت پر عمل کرنے کے لئے دیا ہے لہٰذا جو اس پر عمل کریں گے انہیں انعام واکرام سے نوازا جائے گا اور مخالفت کرنے والے مستوجب سزا ہوں گے (171)۔

ب: مکلفین کے مقاصد:

ا۔ شاطبیؒ نے مکلفین کے مقاصد کی درستگی کے لئے نیت کی اصلاح پر زور دیا ہے اور لکھا ہے کہ اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے لہٰذا تمام افعال اور عبادات میں فرق صرف نیت کی بنیاد پر کیا جائے گا۔ ایک ہی کام درست نیت سے عبادت بن جاتا ہے اور نیت درست نہ ہونے پر عادت بلکہ بعض اوقات کفر بن جاتا ہے جیسے سجدہ وغیرہ۔

اا۔ مکلفین کے مقاصد، شارع کے مقاصد کے موافق ہوں اور وہ شرع کے مشروع احکام بجالائیں۔ جائز اور ممنوع حیلوں پر بھی بحث کی ہے (172)۔

7۔ **شاہ ولی اللہ دہلوی:**

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے "حجۃ اللہ البالغہ" تحریر کی جس میں انہوں نے کتاب کی دو قسمیں ذکر کی ہیں:

پہلی قسم: ان قواعد کلیہ پر مشتمل ہے جو تمام شرائع میں مصالح کی بنیاد ہیں۔ ان سب میں سے اکثر نبی کریم ﷺ کے عہد میں اقوام کے ہاں مسلم تھیں۔

دوسری قسم: ایمان، علم، طہارت، نماز، زکوۃ، روزہ، حج، احسان، معاملات، تدبیر منازل، سیاست مدن، آداب معیشت اور مختلف ابواب کی حکمتوں پر مشتمل مباحث ہیں (173)۔

8۔ **ابن عاشور:**

ابن عاشور نے "مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ" تحریر کی ہے جس میں انہوں نے نئی مباحث شامل کیں۔ انہوں نے مقاصد عامہ پر بحث کی ہے اور ان کے تحت مقاصد شریعہ کلیہ ذکر کئے ہیں (174)۔ مقاصد خاصہ ذکر کئے اور ان کے تحت فقہی ابواب مثلاً عائلی زندگی (175) سے متعلق احکام (نکاح، مصاہرت اور نسب وغیرہ)، تصرفات مالیہ کے مقاصد (176)، تبرعات کے مقاصد (177)، احکام قضاء و شہادت (178)، مستحقین کے جلد حقوق کی ادائیگی (179) اور عقوبات کے مقاصد (180) وغیرہ ذکر کئے ہیں۔

9۔ **علال فاسی:**

علال فاسی نے "مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ ومکارمھا" مقاصد شریعت پر تحریر کی لیکن اس میں مقاصد شریعت پر کم مواد

ہے جب کہ اس کا زیادہ تر تعلق جدید قوانین سے ہے اور انہوں نے کتاب میں جدید مغربی قوانین پر اسلامی قوانین کی فضیلت بیان کی ہے ([181])۔

10۔ ڈاکٹر یوسف عالم:

ڈاکٹر یوسف عالم نے "الأھداف العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ" کے عنوان سے "کلیۃ الشریعۃ" جامعہ ازہر سے 1971ء میں ڈاکٹریٹ کے لئے مقالہ پیش کیا جو انہوں ڈاکٹر عبدالغنی عبدالخالق کی زیر نگرانی لکھا تھا اور اسے بعد میں "المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ" کے نام سے شائع کیا ([182])۔

اس کتاب کی تمہید میں شریعت کی تعریف، حکم شرعی، شریعت اسلامیہ کے خصائص عامہ اور اپنے اہم مصادر کا ذکر کیا ہے۔ باب اول میں اجمالی طور پر اہداف اور مصالح کا ذکر کیا ہے دوسرے باب میں کلیات خمس پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔

11۔ محمد نجات اللہ صدیقی ([183]):

انہوں نے بدلتے ہوئے سیاسی، معاشرتی، معاشی اور جغرافیائی حالات کے پیش نظر مقاصد شریعت کی فہرست میں مندرجہ ذیل مقاصد کا اضافہ کیا ہے:

1۔ انسانی عزو شرف

2۔ بنیادی آزادیاں

3۔ عدل وانصاف

4۔ ازالہ غربت وکفایت عامہ

5۔ سماجی مساوات اور دولت آمدنی کی تقسیم میں پائی جانے والی ناہمواری کو بڑھنے سے روکنا

6۔ امن وامان اور نظم نسق

7۔ بین الاقوامی سطح پر باہم تعامل وتعاون

ان کے مطابق درج بالا مقاصد کو کتاب وسنت کی سند تو حاصل ہے مگر اس سے پہلے ان کو زیادہ اہمیت دینے کی ضرورت محسوس نہیں کی گئی ([184])۔

متاخرین نے مقاصد شریعت پر کتب تحریر کی ہیں جن میں سے چند کتب کا نام مؤلفین سمیت ذکر کیا جاتا ہے:

☆	اہداف التشریع الاسلامی	ڈاکٹر محمد حسن ابو یحییٰ
☆	ضوابط المصلحۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ	ڈاکٹر سعید رمضان بوطی
☆	المصلحۃ فی التشریع الاسلامی	ڈاکٹر مصطفیٰ زید
☆	نظریۃ المصلحۃ فی الفقہ الاسلامی	ڈاکٹر حسین حامد حسان
☆	تعلیل الاحکام	ڈاکٹر محمد مصطفیٰ شبلی
☆	حکمۃ الدین	وحید الدین خان
☆	القیم الضروریۃ ومقاصد التشریع الاسلامی	ڈاکٹر فہمی محمد علوان
☆	التشریع الاسلامی اصولہ ومقاصدہ	ڈاکٹر عمر جیدی

☆	نظریۃ الضرورۃ الشرعیۃ مقارنۃ مع القانون الوضعی	ڈاکٹر صالح بن عبداللہ بن حمید
☆	التوجیہ الادبی للعبادات فی الاسلام	عبدالمتعال سعیدی
☆	مقاصد الشرع	شیخ طاہر جزائری
☆	المقاصد من احکام الشرع واثرہا فی العقود	ڈاکٹر عثمان مرشد
☆	مقاصد الشریعۃ	شیخ محمد انیس عبادہ
☆	المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ	ابن زغیبہ عزالدین
☆	مقاصد الشریعۃ عند ابن العربی	عبدالعظیم مجیب
☆	المقاصد فی الشریعۃ الاسلامیۃ	ولید بن حسن مرینی عمرانی
☆	مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ	احمد یونس سکر
☆	اعتبار المقاصد فی الشریعۃ الاسلامیۃ	عبدالعزیز بن عبدالرحمان سعید
☆	اہمیۃ مقاصد الشریعۃ فی الاجتہاد	احمد رفایعۃ
☆	مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ و علاقتہا بالادلۃ الشرعیۃ	ڈاکٹر محمد بن سعد بن احمد بن مسعود الیوبی
☆	الاجتہاد المقاصدی	ڈاکٹر نورالدین خادمی
☆	مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ	ڈاکٹر احمد محمد بدوی
☆	نظریۃ المقاصد عند الامام محمد طاہر ابن عاشور	اسماعیل حسنی
☆	مقاصد الشریعۃ	طہ جابر علوانی
☆	مقاصد الشریعۃ اسلامیۃ	ڈاکٹر زیاد احمیدان
☆	اسلامی قانون کا نظریہ مصلحت	سید عبدالرحمان بخاری
☆	المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ	عبدالرحمان عبدالخالق
☆	الاسلام وضرورات الحیاۃ	ڈاکٹر عبداللہ بن احمد قادری
☆	Islamic legal philosophy: Dr. Muhammad Khalid Masud	

خلاصہ:

دوسرے اسلامی علوم کی طرح مقاصد الشریعۃ نے بھی ایک مستقل علم کی شکل اختیار کرنے تک متعدد ارتقائی منازل طے کئے ہیں۔

مقاصد شریعت کا اصل ماخذ قرآن و سنت ہیں جن میں کلی مقاصد شریعت مثلاً اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں کے لئے آسانی چاہنا اور تنگی نہ چاہنا، حرج کو ختم کرنا اور تخفیف پیدا کرنا وغیرہ بیان کئے گئے ہیں، اور نماز، زکوۃ، روزہ اور حج کے مقاصد ذکر کرکے جزئی مقاصد شریعت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

صحابہ وتابعین کے متعدد فیصلے ان کے مقاصد شریعت کی کامل فہم پر دلالت کرتے ہیں۔ بعد میں دیگر اسلامی علوم کی طرح یہ علم بھی ایک رخ پر ترقی کرتا رہا اور موجودہ شکل میں ہمارے پاس موجود ہے۔

نتائج البحث:

1. سب سے پہلے احکام شریعت کے علل اور انہیں معقول و غیر معقول میں تقسیم کرکے علم مقاصد شریعت کے بانی امام شافعیؒ قرار پاتے ہیں۔
2. حکیم ترمذی نے سب سے پہلے "مقاصد" کا لفظ استعمال کیا اور نماز، روزے، زکوۃ حج اور عبادات و معاملات کے اسرار بیان کئے۔
3. امام جوینی نے غرض اور مقصد کے الفاظ کا کثرت سے استعمال کیا اور مقاصد شریعت کو سب سے پہلے ضروریات، حاجیات اور تحسینیات میں محصور کیا اور مقاصد جزئیہ بھی ذکر کئے۔
4. امام غزالیؒ نے دین، جان، عقل، نسل اور مال کی حفاظت کو شریعت کا بنیادی مقصد قرار دیا اور ان کی ضروریات، حاجات، اور تحسینیات میں درجہ بندی کی اور مقاصد شریعت کو دینی اور دنیوی مقاصد شریعت میں بھی تقسیم کیا اور مصالح کے حصول کے لئے "تحصیل" اور دفع ضرر کے لئے "ابقاء" کی اصطلاح استعمال کی۔
5. امام رازی نے جلب منفعت اور دفع ضرر کو مقاصد شریعت قرار دیا ہے اور لکھا ہے کہ فعل کسی وقت مصلحت اور کسی وقت باعث فساد ہوتا ہے۔
6. عزالدین نے جلب مصالح اور درءِ مفاسد کو مقاصد شریعت قرار دیا ہے۔
7. اُرمَوی، بیضاوی، سبکی، اُسنوی اور ابن نجار نے متقدمین کی پیروی کی ہے۔
8. قرافی نے اگرچہ عزالدین سے استفادہ کیا ہے لیکن انہوں نے سد الذرائع اور اس کی اقسام کا خصوصی ذکر کیا ہے اور مقاصد کی ترتیب و تنسیق کا نہایت اہم کام سرانجام دیا۔
9. ابن تیمیہ نے لکھا: شریعت کبھی بھی مصلحت سے خالی نہیں ہوتی اور مصالح کی پہچان شریعت سے حاصل ہوتی ہے، کیوں کہ افعال نافعہ اور افعال ضارہ کے درمیان فرق شریعت ہی کرتی ہے۔ ابن تیمیہ نے مقاصد شریعت کے حصول کو یقینی بنانے کے لئے متعدد وسائل کا بھی ذکر کیا ہے۔
10. ابن قیم نے مقاصد شریعت کی تعلیل اور اسلوب کا ذکر قرآن و سنت کی روشنی میں کیا۔ مکلفین کے مقاصد پر خصوصی توجہ دی۔ مصالح و مفاسد کے درمیان ترجیح کے قواعد ذکر کئے اور مقاصد شریعت کی پہچان کے لئے قولی اور حالی، قرائن اور احوال کو ضروری قرار دیا۔
11. امام شاطبیؒ نے مقاصد کی بحث کو بام عروج پر پہنچایا اور مقاصد شریعت کے علم میں خوب شہرت حاصل کی۔ آپ نے مقاصد کو شارع اور مکلفین کے مقاصد میں تقسیم کیا اور اول الذکر کی چار انواع بیان کیں اور ثانی الذکر کے مقاصد کی اصلاح کے لئے بارہ مسائل ذکر کئے ہیں۔
12. امام شاطبیؒ کے بعد شاہ ولی اللہ، ابن عاشور، علال فاسی رحمہم اللہ وغیرہ نے بھی مقاصد شریعت پر کام کیا۔
13. نجات اللہ صدیقی نے انسانی شرف، بنیادی آزادیوں، عدل و انصاف، ازالہ غربت و کفالت عامہ، سماجی مساوات اور دولت و آمدنی کی تقسیم میں پائی جانے والی ناہمواری کو بڑھنے سے روکنے، امن و امان اور نظم و نسق اور بین الاقوامی سطح پر باہم تعامل و تعاون کو جدید مقاصد شریعت قرار دیا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی وحوالہ جات

1۔ المائدۃ، الآیۃ: 44

Al Mā,idah, Al Āyah: 44

2۔ البقرۃ، الآیۃ: 185

Al Baqarah, Al Āyah: 185

3۔ المائدۃ، الآیۃ: 6

Al Mā,idah, Al Āyah: 6

4۔ العنکبوت، الآیۃ: 45

Al 'Ankabūt, Al Āyah: 45

5۔ التوبۃ، الآیۃ: 103

Al Tawbah, Al Āyah: 103

6۔ البقرۃ، الآیۃ: 183

Al Baqarah, Al Āyah: 183

7۔ البخاری، محمد بن اسماعیل، صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب صب الماء علی البول فی المسجد، حدیث نمبر217، ج:1، ص:89

Al Bukhārī, Muḥammad bin Ismā'īl, Ṣaḥīḥ Bukhārī, Ḥadīth No:217, Vol:1, P:89

8۔ صحیح بخاری، کتاب الایمان، باب الدین یسر، حدیث نمبر39، ج:1 ص:23

Ṣaḥīḥ Bukhārī, Ḥadīth No:39, Vol:1, P:23

9۔ ابن حبان، محمد بن حبان، صحیح ابن حبان، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1414ھ/1993ء، کتاب الطب، حدیث نمبر6061، ج: 13، ص:426

*Ibn Ḥibān, Muḥmmad bin Ḥibān, *aḥīḥ Ibn Ḥibān, (Nāshir: Mo'assasah al Risālah, 1414ah), Ḥadīth No: 6061, Vol:13, 426*
Al Thiqāt, (Hyderabad: Dā'irah al Ma'ārif al Uthmāniah, 1st Edition, 1973), 8: 135.

10۔ امام، مالک بن انس، الموطا، داراحیاء التراث العربی، مصر، کتاب الاقضیۃ، باب الرفق فی القضاء، حدیث نمبر، 1429، ج: 2، ص: 745

Mālik bin Anas, Al Muwaṭṭā, (Nāshir: Cairo: Dār Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, , 1429ah), Ḥadīth No:1429, Vol:2, P:745

11۔ مسلم بن الحجاج، صحیح مسلم، کتاب الآداب، باب تحریم النظر فی بیت غیرہ، حدیث نمبر، 5524، ج:6، ص:516

*Muslim, Bin al Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim, *adīth No: 5524, Vol:6, P:516*

12۔ صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب استحسان النکاح لمن استطاع، حدیث نمبر، 3296، ج:3، ص:779

*Ṣaḥīḥ Muslim, *adīth No: 3296, Vol:3, P:779*

13۔ صحیح مسلم، کتاب الطھارۃ، باب السواک، حدیث نمبر، 497، ج:1، ص:909

*Ṣaḥīḥ Muslim, *adīth No: 497, Vol:1, P:909*

14۔ صحابہ کرام وہ لوگ ہیں جنھوں نے نبی کریم ﷺ سے بحالت ایمان ملاقات کی اور بحالت ایمان انہوں نے وفات پائی۔

(العسقلانی، ابن حجر، احمد بن علی بن محمد، شرح نخبۃ الفکر، مکتبۃ رحمانیہ لاہور، ص13)
Al 'Asqalānī, Ibn Ḥajar, Aḥmad bin 'Alī bin Muḥmmad, Sharḥ Nukhbah al Fikar,(Nāshir: Maktabah Raḥmāniyyah, Lāhūr, P:13

[15]۔ مجموع الفتاویٰ، ج:7، ص:353

Majmū' al Fatāwā, Vol:7, P:353

[16]۔ یہ محمد بن احمد بن محمد بن رشد، ابوالولید، (520ھ-595ھ) اندلسی ہیں جو مشہور فلسفی اور مالکی فقیہ تھے آپ نے پچاس کے قریب کتب تحریر کیں، جن میں "بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد" اور "تہافۃ الفلاسفۃ" زیادہ مشہور ہیں۔

الزرکلی، خیر الدین بن محمود، الأعلام، دار العلم للملایین، 2002ء، ج:5، ص318
Al Zarkalī, Khayr al Dīn bin Maḥmūd, Al A'lām, (Nāshir: Dār al 'ilam lil Malā,iyyīn, 2002ac), Vol:5, P:318

[17]۔ ابن رشد، محمد بن احمد، بدایۃ المجتہد و نہایۃ المقتصد، دار نشر الکتب الاسلامیۃ، لاہور، ج:1، ص:223
Ibn Rushd, Muḥammad bin Aḥmad, Bidāyah al Mujtahid wa Nihāyah al Muqtaṣid, (Nāshir: Dār Nashr al Kutub al Islāmiyyah, Lāhwvr, Vol:1, P:223

[18]۔ یہ محمد بن ابی بکر بن ایوب بن سعد، زرعی، دمشقی، (691ھ-751ھ) ہیں، جو شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے شاگرد خاص ہیں اور ان کے صحیح پیروکار اور مقلد تھے۔ انہوں نے ابن تیمیہ کی کتب کی تہذیب کی اور ان کے علم کی اشاعت کا ذریعہ بنے۔ آپ کی کتب میں "إعلام الموقعین"، "الطرق الحکمیۃ فی السیاسۃ الشرعیۃ"، "کتاب الروح" اور "مفتاح دار السعادہ" زیادہ مشہور ہیں (الأعلام، ج:6، ص:56)
Al A'lām, Vol:6, P:56

[19]۔ ابن قیم، محمد بن ابی بکر، إعلام الموقعین عن رب العالمین، مطبعۃ دار السعادۃ، مصر، 1389ھ، /1969ء، ج:1، ص:148، 4، 79
Ibn Qayyim, Muḥmmad bin Abī Bakr, I'lām al Mūqinīn 'An Rab Al 'Alamīn, (Nāshir: Maṭba'Aḥmad Dār al Sa'ādah, Cairo, 1389), Vol:1, P:148

[20]۔ شاطبی، ابراہیم بن موسیٰ، ابواسحاق، الاعتصام، دار التراث العربی، مصر، ج:2، ص:199
Shāṭibī, Ibrāhīm bin Mūsā, Al I'tiṣām, (Nāshir: Dār al Turāth al 'arabī, Cairo), Vol:2, P:199

[21]۔ اگر کسی کاریگر کے پاس کسی شخص کا مال ضائع یا خراب ہو جائے تو کاریگر اس نقصان کا ذمہ دار ہوگا اور اسے یہ نقصان پورا کرنا ہوگا۔

[22]۔ نصر بن حجاج انتہائی خوب صورت شخص تھا۔ اس کے پاس کئی بچے اکٹھے ہو جاتے تھے۔ حضرت عمرؓ نے بچوں کو اس کے پاس جانے سے منع کر دیا۔ مزید جب حضرت عمرؓ کو علم ہوا کہ کوئی عورت اس آدمی سے عشق اور محبت کرنے لگی اور یہ بہت بڑے فتنے کا باعث ہے تو آپ نے اس کے بال محض اس خاطر کاٹ دیئے کہ یہ فتنہ ختم ہو جائے تو یہ آدمی پہلے سے بھی زیادہ خوب صورت نظر آنے لگا۔ آپ نے اسے بصرہ بھیج دیا۔ پھر جب حضرت عمرؓ سے اسے واپس لانے کے لئے کہا گیا کہ وہ تو بے گناہ ہے تو حضرت عمرؓ نے فرمایا جب تک میں زندہ ہوں وہ واپس نہیں آسکتا۔

(بدوی، یوسف احمد محمد، مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، دار النفائس، عمان، اردن 1421ھ/2000ء ص447)
Badawī, Yūsyf Aḥmad Muḥmmad, Maqāṣid al Sharī'ah, 'Inda Ibn Taymiyah, (Nāshir: Dār al NafāuṢ, 'umān Urdun, 1421ah), P:447

[23]۔ ابو عبید، القاسم بن سلام، کتاب الأموال، دار الفکر، قاہرہ، مصر، ص53
Abū 'Ubayd, Al Qāsim bin Salām, Kitāb al Amwāl, (Nāshir: Dār al Fkir,Cairo Egyot, P:53

[24]۔ شافعی، محمد بن ادریس، الامام، الام، بیروت، لبنان، ج:6، ص:22
Shāfi'ī, Muḥmmad bin Idrīs, Al ,Um, (Nāshir: Beirūt Labnān),Vol:6, P:22

[25]۔ عبداللہ بن عمرؓ، نام عبداللہ بن عمر بن الخطاب بن نفیل بن عبدالعزی بن ریاح بن عبداللہ بن قرط بن رزاح۔ انہوں

نے آپ ﷺ، ابوبکرؓ، عمر بن خطابؓ، عثمان بن عفانؓ، ابوذرؓ، معاذ بن جبلؓ، رافع بن خدیجؓ، ابوہریرہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایات نقل کی ہیں۔ان سے صحابہ میں سے ابن عباسؓ اور جابرؓ وغیرہ نے اور تابعین میں سے ان کے بیٹوں سالم اور عبداللہ، حمزہ، بکار، زید، عبیداللہ، حفص بن عاصم بن عمر، سعید بن المسیب اور عروہ بن زبیر وغیرہ نے روایات نقل کی ہیں۔ابو عمر فرماتے ہیں کہ ان کی مکہ میں ۷۳ھ میں وفات ہوئی اور ذی طویٰ میں مہاجرین کے مقبرے میں دفنائے گئے۔

ابو عمر یوسف بن عبداللہ، الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب، ج:1، ص:289-290

Abū 'Umar Ywsyf bin 'Abdulaāh, Al Istī'āb Fī Ma'rifatil Aṣḥāb, Vol:1, PP:289,290

[26]-إعلام الموقعین، ج:1، ص:21

I'lām al Mūqinīn, Vol:1, P:21

[27]-حجۃ اللہ البالغۃ، ج:1، ص:143

Ḥujjatullāh al Bāligha, Vol:1, P:143

[28]-یہ ابراہیم بن زید بن قیس بن الاسود(46ھ-96ھ)ابو عمران نخعی ہیں،جب کا شمار جلیل القدر ائمہ فقہاء ومحدثین میں ہوتا ہے(الاعلام، ج:1، ص:80)۔

Al A'lām, Vol:1, P:80

[29]-نخعی، محمد حسن، ثعالبی، فاسی، الفکر السامی فی تاریخ الفقہ الاسلامی، المکتبۃ العلمیۃ، مدینۃ منورۃ، 1396ھ، ج:1، ص:318، مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص70

Nakha'ī, Muḥmmad Ḥasan, Al Fikr al Sāmī Fī Tārīkh al Fiqh al Islāmī, (Nāshir: Al Maktabah al 'Ilmiyyahm, Madīnah Munawwarah, 1396ah), Vol:1, P:318

[30]-ترمذی، محمد بن عیسیٰ، ابو عیسیٰ، السنن، داراحیاء التراث العربی، بیروت، کتاب البیوع، باب ماجاء فی تسعیر، حدیث نمبر1314، ج:3، ص:605

Tirmidhi, Abū Esā, Muḥammd bin Esā, Al Sunan , (Beirūt: Beirūt:Dār Iḥyā' al Turāth al 'Arabī, Ḥadīth No: 1314, Vol:,3, P:605

[31]-یہ سعید بن المسیب بن حزن بن ابی وہب(13ھ-94ھ) ہیں جو سید التابعین اور مدینہ کے فقہاء سبعہ میں سے ہیں۔حدیث، فقہ، زہد اور تقویٰ کے امام تھے۔تیل کا کاروبار کرتے تھے اور عطیات قبول نہیں کرتے تھے۔حضرت عمر بن الخطابؓ کے احکام اور اقضیہ کے سب سے بڑے حافظ تھے۔مدینہ میں وفات پائی۔(الاعلام، ج:3، ص:102)

Al A'lām, Vol:3, P:102

[32]- صحیح مسلم، بَابُ خُروجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ إِذَا لَمْ يَتَرَتَّبْ عَلَيْهِ فِتْنَةٌ، ج:1، ص:327، رقم الحدیث، 135

Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth No: 135, Vol: 1, P: 327

[33]- صحیح مسلم، کتاب الصلوۃ، باب خروج النساء الی المساجد، حدیث نمبر891، ج:1، ص:1235

Ṣaḥīḥ Muslim, Ḥadīth No: 891, Vol: 1, P: 1235

[34]-یہ محمد بن ادریس بن عباس(150ھ-204ھ) ہیں،جو امام شافعی کے نام سے مشہور ہیں،مذہب شافعی آپ کی طرف منسوب ہے۔آپ کی تالیفات میں "الام"، "الرسالۃ"، "السنن" اور "اختلاف الحدیث" شامل ہیں(الاعلام، ج:6، ص:26)

Al A'lām, Vol:6, P:26

[35]-بدوی، یوسف احمد محمد، مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، دار النفائس، عمان، اردن 1421ھ/2000ء ص139-140

Badawī, Yūsyf Aḥmad Muḥmmad, Maqāṣid al Sharī'ah, 'Inda Ibn Taymiyah, (Nāshir: Dār al NafāuṢ, 'umān Urdun, 1421ah), PP: 139,140

[36]-مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص75-76

Maqāṣid al Sharī'ah, 'Inda Ibn Taymiyah, PP: 75,76

[37] ۔یہ محمد بن علی بن حسین بن بشر (320ھ) المعروف حکیم ترمذی ہیں، جو ایک محقق، صوفی اور حدیث و فقہ کے عالم تھے۔آپ کی متعدد تالیفات ہیں۔جن میں "نوادر الاصول فی احادیث الرسول"، "الصلوٰۃ و مقاصدھا" اور "غرس الموحدین" معروف ہیں (الاعلام، ج:6، ص:272)۔
Al A'lām, Vol:6, P:272

[38] ۔الصلوٰۃ و مقاصدھا، 109 و مابعدہا بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیہ لاحمیدان، ص38
Al Ṣalāh wa Maqāṣiduhā, P: 109

[39] ۔ صحیح مسلم، بابُ شُعَبِ الْاِیمَانِ، ج: 1، ص: 63، رقم الحدیث، 58
*Ṣaḥīḥ Muslim, *adīth No: 58, Vol:1, P:63*

[40] ۔ترمذی، محمد بن علی حسن، حکیم نوادر الاصول فی احادیث الرسول، دار الجیل، بیروت، 1992ء، ج: 1، ص: 115
Timidhī, Muḥmmad bin 'Alī Ḥasan, Ḥakīm Nawādir al ,Usūl, Fī Aḥadyth al Rasūl, (Nāshir: Dār al Jayl, Beirūt, 1992ac), Vol:1, P;115

[41] ۔ نظریۃ المقاصد عند الشاطبی، ص38؛ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ لاحمیدان، ص38-39
Naẓriyah al Maqāṣid 'ind al Shāṭbī, P:38

[42] ۔ یہ احمد بن محمد بن اسحاق، ابو علی شاشی حنفی (344ھ) ہیں جو مسائل اصولیہ کے امام تھے، اصول الفقہ پر آپ کی کتاب "اصول الشاشی" مشہور ہے
(الاعلام، ج: 1، ص: 293)۔
Al A'lām, Vol:1, P:293

[43] ۔ شاشی، احمد بن محمد بن اسحاق، ابو علی نظام الدین، اصول الشاشی، دار لکتب العربیہ، بیروت، ص338
Shāshī, Aḥmad bin Isḥāq, ,Usūl al Shāshī, (Nāshir: Dār al Kutub al 'Arabiyyah, Beirūt, P:338

[44] ۔ یہ ابو اسحاق، ابراہیم بن علی بن یوسف فیروز آبادی، شیرازی (393ھ-476ھ) ہیں، آپ علامہ اور مناظر تھے۔اپنے زمانے میں مفتی الامت تھے۔جدل و مناظرہ کی وجہ سے زیادہ شہرت پائی۔آپ کی تالیفات میں "التنبیہ"، "المھذب فی الفقہ"، "التبصرۃ" اور "اللمع فی اصول الفقہ" ہیں۔
(ابن سبکی، عبد الوہاب، بن علی بن عبد الکافی، طبقات الشافعیۃ الکبریٰ، عیسیٰ البابی الحلبی و شرکاء، الطبعۃ الاولیٰ، ج: 4، ص: 415
Ibn Sabakī, ''Abd al Raḥmān al Wahāb, Ṭbqāt al Shāfieviyyah al Kubrā, Vol: 4,P:415

[45] ۔شیرازی، ابراہیم بن علی، ابو اسحاق، التبصرۃ فی اصول الفقہ دار الفکر، 1400ھ/1980ء، ص420-590
Shīrāzī, Ibrāhī, bin 'Alī, Al Tabṣirah Fī ,Usūl al Fiqh, (Nāshir: Dār al Fikr, 1400ah), PP:420-590

[46] ۔یہ ابو المعالی، عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف (419ھ-478ھ) رکن الدین جوینی ہیں، جو امام الحرمین کے لقب سے مشہور ہیں۔ نیشاپور کے قریب "جوین" نامی جگہ میں پیدا ہوئے وزیر نظام الملک نے آپ کے لئے بغداد میں المدرسۃ النظامیہ قائم کیا۔آپ شافعی امام اور اعلم المتاخرین تھے آپ کی کتب میں "البرہان فی اصول الفقہ" اور "مغیث الخلق" زیادہ مشہور ہیں۔(الاعلام، ج: 4، ص: 160)
Al A'lām, Vol:4, P:160

[47] ۔جوینی، عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف، ابو المعالی، البرہان فی اصول الفقہ، مطابع الدوحۃ الحدیثۃ، قطر، 1399ھ، ج: 1، ص: 295
Juwaynī, 'Abd al Malik bin 'Abdullāh, Al Burhān Fī ,Usūl al Fiqh, (Nāshir: Maṭābi' al Dūḥa al Ḥadīthah, Qaṭar, 1399ah), Vol: 1, P:295

[48] ۔جوینی، عبد الملک بن عبد اللہ بن یوسف، ابو المعالی، البرہان فی اصول الفقہ، مطابع الدوحۃ الحدیثۃ، قطر، 1399ھ، ج: 1، ص: 313
Juwaynī, 'Abd al Malik bin 'Abdullāh, Al Burhān Fī ,Usūl al Fiqh, (Nāshir: Maṭābi' al Dūḥa al Ḥadīthah, Qaṭar, 1399ah), Vol: 1, P:313

[49]- یوسف، حامد عالم، المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ، المعہد العالمی للفکر الاسلامی، الطبعۃ الاولی، 1412ھ/1991ء، ص156
Yūsuf, Ḥāmid 'alim Al Maqāṣid al 'Āmmah lil Sharī'ah al Islāmiyyah, (Nāshir: Al Ma'had al 'alamī lil Fikr al Islāmī, 1412ah, P:156

[50]- البرہان فی اصول الفقہ، ج: 2، ص: 958
Al Burhān Fī ,Usūl al Fiqh, Vol:2, P:958

[51]- ایضاً، ج: 2، ص: 923-926
Ibid, Vol:2, PP:923-926

[52]- مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ، ص49-50
Maqāṣid al Sharī'ah Al Islāmiyyah wa 'alāqatuhā bil ,adillah, PP:49,50

[53]- البرہان فی اصول الفقہ، ج: 2، ص: 913
Al Burhān Fī ,Usūl al Fiqh,2, P:913

[54]- ایضاً، ج: 2، ص: 914
Ibid, Vol:2, P:914

[55]- ایضاً، ج: 2، ص: 1005
Ibid, Vol:2, P:1005

[56]- ایضاً، ج: 2، ص: 1150
Ibid, Vol:2, P:1150

[57]- ایضاً، ج: 2، ص: 1217
Ibid, Vol:2, P:1217

[58]- ایضاً، ج: 2، ص: 1220
Ibid, Vol:2, P:1220

[59]- یہ امام ابوبکر، محمد بن احمد بن ابی سہل (م 483ھ) ہیں جو شمس الائمہ سرخسی کے نام سے مشہور ہیں۔آپ کی پیدائش خراسان کے شہر سرخس میں ہوئی۔ آپ ایک حنفی فقیہ، اصولی، متکلم، محدث، مناظر اور مجتہد عالم تھے۔آپ کی تالیفات میں "الاصول فی الفقہ" اور "المبسوط" شامل ہیں (الاعلام، ج: 5، ص: 315)
Al A'lām, Vol:5, P:315

[60]- سرخسی، محمد بن احمد بن ابی سہل، ابوبکر، اصول السرخسی، دار المعرفۃ، بیروت، 1393ھ/1973ء، ج: 2، ص: 291
Sarakhsī, Muḥammad bin Aḥmad bin Abī Sahal, UṢūul al Sarakhsī, (Nāshir: Dār al Ma'rifah, Beirūt Labnān, 1391ah), Vol:2, P:291
Cairo Egypt: Dār al Kitāb al 'Arabī, 1982), Vol: 1, P: 249

[61]- اصول السرخسی، ج: 2، ص: 205
UṢūul al Sarakhsī, Vol:2, P:205

[62]- ایضاً، ج: 1، ص: 61
Ibid, Vol:1, P:61

[63]- ایضاً، ج: 2، ص: 294
Ibid, Vol:2, P:294

[64]- غزالی، محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، حجۃ الاسلام، المستصفیٰ فی علم الاصول، دار الفکر، بیروت، لبنان، ج: 1، ص: 287
Ghazālī, Muḥmmad bin Muḥmmad bin Muḥmmad, Al Mustaṣfā, Fī 'ilm al uṢūl, (Nāshir: Dār al Fikr, Beirūt Labnān, Vol:1, P:287

65۔ المستصفیٰ، ج:1، ص:287،289،290

Al Mustaṣfā, Vol:1, PP:287,289,290

66۔ غزالی محمد بن محمد بن محمد، شفاء الغلیل فی بیان الشبہ والمخیل ومسالک التعلیل، مطبعۃ الارشاد، بغداد، 1390ھ/1971ء، ص159

67۔ غزالی محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، امام حجۃ الاسلام، المنخول فی تعلیقات الاصول، دار الفکر دمشق، 1400ھ/1980ء، ص438

Ghazālī, Muḥmmad bin Muḥmmad bin Muḥmmad, Al Mankhūl Fī Ta'līqāt al ,Usūl, (Nāshir: Dār al Fikr Dimashq, 1400ah), P:438

68۔ المستصفیٰ، ج:1، ص:310

Al Mustaṣfā, Vol:1, P:310

69۔ غزالی محمد بن محمد بن محمد، شفاء الغلیل فی بیان الشبہ والمخیل ومسالک التعلیل، مطبعۃ الارشاد، بغداد، /1971ء، ص159

Ghazālī, Muḥmmad bin Muḥmmad bin Muḥmmad, Shifā, al Ghalīl Fī Bayān al Shibh wal Mukhīl wa Masālik al Ta'līl, (Nāshir: Maṭba'ah al Irshād, 1971ac), P:159

70۔ الاسراء، الآیۃ:23

Al Isrā, Al Āyah: 23

71۔ شفاء الغلیل، ص52-53

Shifā, al Ghalīl, PP:52,53

72۔ ایضاً، ص219

Ibid, P:219

73۔ غزالی محمد بن محمد بن محمد، ابو حامد، امام حجۃ الاسلام، المنخول فی تعلیقات الاصول، دار الفکر دمشق، 1400ھ/1980ء، ص441

Ghazālī, Muḥmmad bin Muḥmmad bin Muḥmmad, Al Mankhūl Fī Ta'līqāt al ,Usūl, (Nāshir: Dār al Fikr Dimashq, 1400ah), P:441

74۔ احیاء علوم الدین، ج:1، ص:2-3

Iḥyā, ,Ulūm al Dīn, Vol:1, PP:2,3

75۔ یہ محفوظ بن احمد بن حسن کلواذانی (432ھ-510ھ) ہیں جو اپنے زمانے میں حنابلہ کے امام تھے۔ شیخ عبد القادر جیلانی آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔ آپ کی تالیفات میں "التمہید فی اصول الفقہ" اور "البدایۃ" فقہ پر ہیں (الأعلام، ج:5، ص:291)

Al A'lām, Vol:5, P:291

76۔ کلواذانی، محفوظ بن احمد بن حسن، ابو الخطاب، التمہید فی اصول الفقہ، دار المدنی، جدہ، 1406ھ/1985ء، ج:1، ص:259-ج:2، ص:343

Kalwādhānī, Maḥfūẓ bin Aḥmad, Al Tamhīd Fī ,Usūl al Fiqh, (Nāshir: Dār al Madanī, Jaddah, 1406ah), Vol:1, P:259, Vol:2, P:343

77۔ یہ احمد بن علی بن برہان ابو الفتح (479ھ-518ھ) ہیں جو ایک عظیم اصولی فقیہ تھے، مشکل مسائل حل کرنے میں آپ ضرب المثل تھے۔ شروع میں آپ حنبلی تھے بعد میں شافعی ہوگئے۔ غزالی آپ کے استاد تھے۔ آپ کی کتب میں "الاصول الی الوصول" اور "الوجیز" ہیں (الاعلام، ج:1، ص:173)۔

Al A'lām, Vol:1, P:173

78۔ الوصول الی الوصول، ج:1، ص:386

Al Wuṣūl ,ilā al Wuṣūl, Vol:1, P:386

79۔ ایضاً، ج:1، ص:26

Ibid, Vol:1, P:26

80- ایضاً، ج:2، ص:234

Ibid, Vol:2, P: 234

81- یہ محمد بن احمد بن ابی حمد، ابو بکر، علاؤالدین (575ھ) حنفی فقیہ ہیں۔ جن کی مشہور کتب "میزان الاصول فی نتائج العقول" اور "تحفۃ الفقہاء فی الفروع" ہیں (الاعلام، ج:5، ص:318)

Al A'lām, Vol:5, P:318

82- سمرقندی، محمد بن احمد، ابو بکر، شمس النظر، میزان الاصول فی نتائج العقول، ادارۃ احیاء التراث الاسلامی، دوحۃ، قطر، 1404ھ/ 1984ء، ص373-601

Samarqandī, Muḥmmad bin Aḥmad, Mīzān al ,Uṣūl Fī Natā,ij al ,Uqūl, (Nāshir: Idārah Iḥyā al Turāth al Islāmī, Qaṭar, 1004ah), PP:373-601

83- ایضاً، ص660

Ibid, P:660

84- البقرۃ، الآیۃ:183

Al Baqarah, Al Āyah: 183

85- البقرۃ، الآیۃ:185

Al Baqarah, Al Āyah: 185

86- میزان الاصول، ص180-181

Mīzān al ,Uṣūl, PP:180-181

87- رازی، محمد بن عمر بن حسین، فخر الدین، امام، المحصول فی علم اصول الفقہ، جامعۃ الامام محمد بن مسعود الاسلامیۃ، 1400ھ/1980ء، ج:1، ص:452

Rāzī, Muḥmmad bin ,Umar, Al Maḥṣūl Fī 'ilm ,Uṣūl al Fiqh, (Nāshir: Jāmi'ah al Imām Muḥmmad bin Mas'ūd al Islāmiyyah, 1400ah), Vol:1, P:452

88- اُرموی، محمود بن ابی بکر بن احمد، سراج الدین، التحصیل من المحصول، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1408ھ/1988ء، ج:2، ص:220-222

Urmawī, Maḥmūd bin Abī Bakr bin Aḥmad, Al Taḥṣīl min al Maḥṣūl, (Nāshir: Mo'assasah al Risālah, Beirūt, 1408ah), Vol:2, PP:220-222

89- ایضاً، ج:2، ص:612

Ibid, Vol:2, P:612

90- یہ عبداللہ بن محمد بن قدامہ جماعیلی، دمشقی، حنبلی، موفق الدین، ابو محمد (541ھ-620ھ) ہیں۔ جو فلسطین میں نابلس کے قریب جماعیل نامی بستی میں پیدا ہوئے۔ ان کی کتب اصول فقہ میں "روضۃ الناظر وجنۃ المناظر" اور فقہ میں "المغنی" زیادہ مشہور ہیں (ابن رجب عبدالرحمان بن احمد، الذیل علیٰ طبقات الحنابلہ، مطبع السنۃ المحمدیہ، 1952ء، ج:4، ص:133)

Ibn Rajab 'Abd al Raḥmān bin Aḥmad, Al Dhayl 'Alā Ṭabqāt al Ḥanābilah, (Nāshir: Maṭba' al Sunnah al Muḥmmadiyyah, 1952ac), Vol:4, P:133

91- ابن قدامہ، عبداللہ بن محمد احمد، روضۃ الناظر وجنۃ المناظر، مکتبۃ المعارف، ریاض، 1984ء، ج:2، ص:344

Ibn Qudāmah, 'Abdullāh bin Muḥmmad Aḥmad, RawḍAḥmad al Nāẓir wa Jannah al Manāẓir, (Nāshir: Maktabah al Ma'ārif, Riyāḍ, 1984ac), Vol:2, P:344

92- ابن قدامہ، عبداللہ بن محمد احمد، روضۃ الناظر وجنۃ المناظر، مکتبۃ المعارف، ریاض، 14404ھ/1984ء، ج:2، ص:269

Ibn Qudāmah, 'Abdullāh bin Muḥmmad Aḥmad, RawḍAḥmad al Nāẓir wa Jannah al Manāẓir, (Nāshir: Maktabah al Ma'ārif, Riyāḍ, 1984ac), Vol:2, P:269

[93]۔ایضاً،ج:2،ص:319

Ibid, Vol:2, P:319

[94]۔ایضاً،ج:1،ص:199

Ibid, Vol:1, P:199

[95]۔ایضاً،ج:1،ص:412

Ibid, Vol:1, P:412

[96]۔ایضاً،ج:1،ص:413-414

Ibid, Vol:1, PP:413,414

[97]۔ایضاً،ج:2،ص:194

Ibid, Vol:2, P:194

[98]۔یہ علی بن ابی علی محمد بن سالم ثعلبی آمدی (م631ھ) ہیں جن کا لقب سیف الدین ہے۔

[99]۔آمدی، علی بن ابی علی محمد بن سالم، سیف الدین، الاحکام فی اصول الأحکام، دار الحدیث، خلف الازہر، قاہرہ، ج:2، ص:277

Āmidī, 'Alī bin Abī 'alī Muḥmmad bin Sālim, Al Aḥkam Fī ,Uṣūl al Aḥkām, (Nāshir: Dār al Ḥadīth Khalf al azhar, Cairo), Vol:2, P:277

[100]۔ایضاً،ج:3،ص:376

Ibid, Vol:3, P:376

[101]۔ایضاً،ج:3،ص:389

Ibid, Vol:3, P:389

[102]۔ایضاً،ج:3،ص:393-394

Ibid, Vol:3, PP:393,394

[103]۔ایضاً،ج:3،ص:394-396

Ibid, Vol:3, PP:394-396

[104]۔ایضاً،ج:3،ص:79

Ibid, Vol:3, P:79

[105]۔ابن الحاجب (570ھ-646ھ) یہ ابو عمرو عثمان بن عمر بن ابی بکر بن یونس الدوینی ہیں، ابن حاجب کے نام سے مشہور ہیں، یہ محدث، اصولی، نحوی، مقرئ اور مالکی فقیہ تھے (آزاد دائرۃ المعارف، ویکیپیڈیا سے۔

[106]۔الانبیاء، الآیۃ:107

Al Ambiyā, Al Āyah: 107

[107]۔ابن حاج، ثمان بن عمرو، منتہی الوصول والامل فی علمی الاصول والوجدان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، 1405ھ/1985ء، ص184

*Ibn Ḥāj, Thamān bin 'Amar, Muntahā al Wuṣūl wal ,amal Fī 'Ilmī al ,Uṣ*ūl wal Wijdān, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1405ah), P:184*

[108]۔ منتہی الوصول، ص182

Muntahā al Wuṣūl wal, P:182

[109]۔ایضاً، ص183

Ibid, P:183

[110]۔یہ عزالدین عبدالعزیز بن عبدالسلام (577ھ-660ھ) ہیں۔جو شیخ الاسلام اور بائع الملوک کے لقب سے مشہور ہیں۔مقاصد الشریعۃ پر آپ کا بنیادی کام ہے۔متاخرین نے آپ کے نظریہ مقاصد شریعت سے استفادہ کیااور اس موضوع پر آپ نے اپنی کتاب "قواعد الاحکام فی مصالح الانام" لکھی
(طبقات الشافعیہ الکبریٰ،209/8)۔

Ṭabqāt al Shāfi'iyyah al Kubrā, Vol:8, P:209

[111]۔قواعد الاحکام، ص41(مقاصد الشریعہ کے بارے میں مزید تفصیل کے لئے اس کتاب کا مطالعہ ضروری ہے)
Qawā'id al Aḥkām, P:41

[112]۔یہ محمود بن ابی بکر بن احمد، ابو ثناء، سراج الدین ارموی(594ھ-682ھ) ہیں، ان کا تعلق آذر بائیجان کے علاقے "اُرمیہ" سے تھا۔ اصول اور منطق کے ماہر شافعی عالم تھے۔آپ کی کتب میں "مطالع الانوار"، "التحصیل من المحصول" زیادہ مشہور ہیں
(الاعلام، ج:7، ص:166)۔

Al A'lām, Vol:7, P:166

[113]۔اُرموی، محمود بن ابی بکر بن احمد، التحصیل من المحصول، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، 1408ھ/1988ء، ج:2، ص:191-192
Urmawī, Maḥmūd bin Abī Bakr bin Aḥmad, Al Taḥṣīl min al Maḥṣūl, (Nāshir: Mo'assasah al Risālah, Beirūt, 1408ah), Vol:2, PP:191,192

[114]۔التحصیل من المحصول، ج:2، ص:331-332
Al Taḥṣīl min al Maḥṣūl, Vol:2, PP:331,332

[115]۔یہ عبداللہ بن عمر بن محمد بن علی، ابوالخیر، ناصر الدین، بیضاوی، (685ھ) ہیں، جو شیراز کے قریب شہر "بیضاء" میں پیدا ہوئے۔شیراز کے قاضی رہے۔آپ کی کتب میں قرآنی تفسیر "انوار التنزیل واسرار التاویل"، "منہاج الوصول الی علم الوصول" اور "طوالع الانوار" زیادہ مشہور ہیں (الاعلام، ج:4، ص:110)۔

Al A'lām, Vol:4, P:110

[116]۔حلیمی، حسین بن حسن، ابو عبداللہ حافظ، امام، المنہاج فی شعب الایمان، دارالفکر، بیروت 1399ھ/1979ء، ج:3، ص:54-177

Ḥalīmī, Ḥusayn bin Ḥasan, Al Minhāj Fī Shu'ab al Īmān, (Nāshir: Dār al Fikr, Beirūt, 1399ah), Vol:3, PP:54-177

[117]۔یہ عبدالوہاب بن علی بن عبدالکافی سبکی (727ھ-771ھ) ہیں جو قاضی القضاۃ رہے۔آپ بڑے مؤرخ، محقق اور اصول کے ماہرA تھے، آپ کی کتب میں "جمع الجوامع"، "شرح منہاج البیضاوی" اور "طبقاے الشافعیۃ اکبریٰ" شامل ہیں

(مراغی، عبداللہ مصطفیٰ، شیخ، الفتح المبین فی طبقات الاصولیین، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1394ھ/1974ء ج:2، ص:184)
Murāghī, 'Abdullāh Muṣṭafā, Al Fatḥ al Mubīn Fī Ṭbqāt al ,Uṣliyyīn, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1394ah), Vol:2, P:184

[118]۔سبکی، علی بن عبدالکافی بن علی وابنہ، الابہاج فی شرح المنہاج، دارالکتب العلمیۃ، بیروت، 1984ء، ج:3، ص:54-117
Sabakī, 'alī bin 'abd al Kāfī, Al Ibhāh Fī Sharḥ al Minhāj, (Nāshir: Beirut: Dār al Kutub al 'Ilmiyyah, 1984ac), Vol:3, PP:45-117

[119]۔یہ عبدالرحیم بن الحسن بن علی، جمال الدین(704ھ-772ھ)إسنوی ہیں۔جو شافعی فقیہ، اصولی، مفسر، نحوی اور عظیم متکلم تھے۔آپ کی کتب میں "طبقات الشافعیہ"، "نہایۃ السول فی شرح منہاج الاصول" اور "التمہید فی تخریج الفروع علی الاصول" نمایاں ہیں (الفتح المبین، ج:2، ص:186)

Al Fatḥ al Mubīn, Vol:2, P:186

[120]۔نہایۃ السول، ج:4، ص:76-9/386-395

Nihāyah al Sūl, Vol:4, P:76

[121]۔یہ محمد بن احمد بن عبدالعزیز بن علی، فتوحی (898ھ-972ھ) ہیں۔جو ابن نجار کے نام سے مشہور تھے۔آپ حنبلی فقیہ اور قاضی تھے۔آپ کی تالیفات میں "منتہی الارادت"اور"شرح الکوکب المنیر"شامل ہیں(غزی محمد بن محمد بن شریف، کمال الدین، مختصر طبقات الحنابلۃ، مطبع الترقی، دمشق1339ھ، ص78)

Gharrī, Muḥmmad bin Muḥmmad bin Sharyf, Mukhtaṣar Ṭabqāt al Ḥanābilah, (Nāshir: Maṭba' al Tarqī, Dimashq, 1339ah), P:78

[122]۔ابن نجار، محمد بن احمد، شرح الکوکب المنیر، مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی، مکہ مکرمہ،1400ھ/1980ء، ج:4، ص:163

Ibn Najār, Muḥmmad bin Aḥmad, Sharḥ al Kawkab al Munīr, (Nāshir: Markaz al Baḥth al 'Ilmī wa Iḥyā al Turath Islāmī, Makkah Mukarramah, 1400ah), Vol:4, P:163

[123]۔ابن نجار، محمد بن احمد، شرح الکوکب المنیر، مرکز البحث العلمی واحیاء التراث الاسلامی، مکہ مکرمہ،1400ھ/1980ء، ج:4، ص:725

Ibn Najār, Muḥmmad bin Aḥmad, Sharḥ al Kawkab al Munīr, (Nāshir: Markaz al Baḥth al 'Ilmī wa Iḥyā al Turath Islāmī, Makkah Mukarramah, 1400ah), Vol:4, P:725

[124]۔ابن مخلوف، محمد بن محمد، شجرۃ النور الزکیۃ فی طبقات المالکیۃ، دار الکتاب العربی، بیروت،1349ھ، ج:1، ص:188

Ibn Makhlūf, Muḥmmad bin Muḥmmad, Shajarah al Nūr al Zakiyyah Fī Ṭabqāt al Malikiyyah, (Nāshir: Dār al Kutub al 'arabī, Beirūt, 1349ah), Vol:1, P:188

[125]۔قرافی احمد بن ادریس بن عبدالرحمان، شہاب الدین، الفروق، عالم الکتب، بیروت، لبنان، ج:1، ص:2

Qurāfī, Aḥmad bin Idrīs bin 'Abd al Raḥmān, Al Furūq, (Nāshir: 'ālam al Jutub, Beirūt Labnān, Vol:1, P:2

[126]۔الفروق، ج:2، ص:32-33

Al Furūq, Vol:2, PP:32,33

[127]۔ایضاً، ج:1، ص:211

Ibid, Vol:1, P:211

[128]۔ایضاً، ج:2، ص:131

Ibid, Vol:2, P:131

[129]۔ایضاً، ج:2، ص:32

Ibid, Vol:2, P:32

[130]۔ایضاً، ج:2، ص:32

Ibid, Vol:2, P:32

[131]۔ایضاً، ج:1، ص:118

Ibid, Vol:1, P:118

[132]۔مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ، ص60

Maqāṣid al Sharī'ah Al Islāmiyyah wa 'alāqatuhā bil ,adillah, P:60

[133]۔یہ احمد بن عبدالحلیم بن عبدالسلام بن تیمیہ (661ھ-728ھ) ہیں۔جو امام، فقیہ، فقیہ، مجتہد، محدث، حافظ اور شیخ الاسلام کے القاب کے حامل ہیں۔آپ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔مشہور کتب"منہاج السنۃ"،"السیاسۃ الشریعۃ"،الصارم المسلول"اور "مجموع الفتاویٰ"وغیرہ ہیں(الاعلام، ج:1، ص:144)۔

Al A'lām, Vol:1, P:144

[134]۔ابن تیمیہ، احمد بن عبدالحلیم، امام، شیخ الاسلام، مجموع الفتاویٰ، سعودی عرب، ج:3، ص:96
Ibn Taymiyah, Aḥmad bin ʹAbdulḥalīm, Majmūʹ al Fatāwā, Saʹūdī ʹArab, Vol:3, P:96

[135]۔ایضاً، ج:1، ص:344

Ibid, Vol:1, P:344

[136]۔مجموع الفتاویٰ، ج:5، ص:272

Majmūʹ al Fatāwā, Vol:5, P:272

[137]۔ایضاً، ج:3، ص:114

Ibid, Vol:3, P:114

[138]۔ایضاً، ج:19، ص:99

Ibid, Vol:19, P:99

[139]۔ایضاً، ج:19، ص:100

Ibid, Vol:19, P:100

[140]۔ایضاً، ج:20ص:48

Ibid, Vol:20, P:48

[141]۔ایضاً، ج:4، ص:493

Ibid, Vol:4, P:493

[142]۔ایضاً، ج:28، ص:154

Ibid, Vol:28, P:154

[143]۔ایضاً، ج:28، ص:306

Ibid, Vol:28, P:306

[144]۔ایضاً، ج:28، ص:62

Ibid, Vol:28, P:62

[145]۔ایضاً، ج:28، ص:252-254

Ibid, Vol:28, PP:252-254

[146]۔ایضاً، 3ج:5، ص:355

Ibid, Vol:3, P:355

[147]۔ایضاً، ج:28، ص:369

Ibid, Vol:28, P:369

[148]۔ایضاً، ج:5، ص:290

Ibid, Vol:5, P:290

[149]۔ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، شفاء الغلیل فی مسائل القضاء والقدر والحکمۃ والتعلیل، دارالتراث، قاہرہ، ص400-430
Ibn Qayyim, Muḥmmad bin Abī Bakr, Shifā, al Ghaliīl Fī Masā,l al Qaḍā, wal Qadr wal Ḥikmah wal Taʹlīl, (Nāshir: Dār al Turāth, Cairo), PP:400-430

[150]۔ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، مفتاح دارالسعادۃ ومنشور ولایۃ العلم والارادۃ، مکتبۃ حمید، مصر، دارالفکر، بیروت، 1399ھ/1979ء، ج:2، ص:32 ومابعد
Ibn Qayyim, Muḥmmad bin Abī Bakr, Miftāḥ Dār al Saʹavdah, (Nāshir: Dār al Fikr, Beirūt, 1399ah), Vol:2, P:32

[151]۔اعلام الموقعین، ج:3، ص:95-135

I'lām al Mūqinīn, Vol:3, PP: 95-135

152۔ ابن قیم، محمد بن ابی بکر، ابو عبداللہ، مفتاح دار السعادۃ، مکتبۃ حمید، مصر، دار الفکر، بیروت، 1399ھ، ج:2، ص:44 ومابعد

Ibn Qayyim, Muḥmmad bin Abī Bakr, Miftāḥ Dār al Sa'avdah, (Nāshir: Dār al Fikr, Beirūt, 1399ah), Vol:2, P:44

153۔ اعلام الموقعین، ج:1، ص:218-222

I'lām al Mūqinīn, Vol:1, PP: 218-222

154۔ یہ محمد بن محمد بن احمد بن ابی بکر تلمسانی (758ھ) ہیں۔ جو مقری کے نام سے مشہور ہیں۔ آپ ایک عظیم محقق، ادیب، فقیہ اور صوفی تھے۔ آپ کا شمار عظیم مالکی فقہاء میں ہوتا ہے۔ آپ کی تالیفات میں "القواعد" اور "الحقائق والرقاق" زیادہ مشہور ہیں (الاعلام، ج:7، ص:37)

Al A'lām, Vol:7, P:37

155۔ مقری، محمد بن محمد بن احمد، القواعد، مرکز احیاء التراث الاسلامی، جامعہ ام القریٰ، مکہ مکرمہ، ج:2، ص:467

Muqrī, Muḥmmad bin Muḥmmad bin Aḥmad, AL Qawā,id, (Nāshir: Markaz Iḥyā, al Turāth al Islāmī, Jāmi'Aḥmad ,Um al Qurā, Makkah Mukarramah, Vol:2, P:467

156۔ مقری، محمد بن محمد بن احمد، القواعد، ج:1، ص:294-330، ج:2، ص:393

Muqrī, Muḥmmad bin Muḥmmad bin Aḥmad, AL Qawā,id, Vol:1, PP:294-330, Vol:2, P:393

157۔ ایضاً، ج:2، ص:438

Ibid, Vol:2, P:438

158۔ ایضاً، ج:2، ص:435-444-471-473

Ibid, Vol:2, PP:435-444, 471-473

159۔ ایضاً، ج:1، ص:242

Ibid, Vol:1, P:242

160۔ ایضاً، ج:1، ص:330

Ibid, Vol:1, P:330

161۔ ایضاً، ج:1، ص:296-297

Ibid, Vol:1, PP:296,297

162۔ یہ سلیمان بن عبدالقوی بن سعید (716ھ) طوفی، صرصری، بغدادی، اصولی اور فقیہ ہو گزرے ہیں۔ ان کی مشہور کتب "مختصر الروضہ وشرحہ"، "مختصر المحصول"، "شرح مختصر التبریزی" اور "شرح الاربعین للنووی" ہیں (الاعلام، ج:3، ص:127)۔

Al A'lām, Vol:3, P:127

163۔ بوطی، ڈاکٹر: محمد سعید رمضان، ضوابط المصلحۃ فی الشریعۃ الاسلامیۃ، مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان، 1410ھ/1990ء، ص210

Būṭī, Dr, Muḥmmad Sa'īd Ramaḍān, Ḍawābiṭ al MuṣliḥAḥmad Fī al Sharī'ah al Islāmiyyah, Beirūt Labnān, 1410ah), P:210

164۔ شرح مختصر الروضۃ، ج:3، ص:219؛ بحوالہ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ، ص67۔ ان کے اس نقطہ نظر پر تفصیلی تنقیدی بحث کے لئے "مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ وعلاقتھا بالادلۃ الشرعیۃ، ص537-559 مطالعہ کیجیئے"۔

Maqāṣid al Sharī'ah Al Islāmiyyah wa 'alāqatuhā bil ,adillah, PP: 537-559

165۔ شرح الاربعین مع المصلحۃ فی التشریع الاسلامیو نجم الدین الطوفی لمصطفیٰ زید، ص208؛ طوفی کے نظریہ مصلحت کی بنیاد مندرجہ ذیل چار امور ہیں:

I۔ معاملات میں مصالح اور مفاسد کے ادراک کے لئے عقل مستقل حیثیت رکھتی ہے نہ کہ عبادات میں۔

II۔ نصوص کے علاوہ مصلحت خود ایک شرعی دلیل ہے۔

III۔ مصلحت کا عملی دائرہ کار معاملات اور عادات ہیں نہ کہ عبادات۔

۱۷۔ مصلحت قوی ترین شرعی دلیل ہے۔ اس کی اجماع اور نص پر تقدیم کا تعلق تخصیص اور بیان سے ہے نہ کہ انہیں باطل ٹھہرانے اور عدم اعتبار کی وجہ سے ہے (رسالہ امام طوفی فی تقدیم المصلحۃ فی المعاملات علی النص، 19 بحوالہ مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص 92؛ حسین حامد حسان، ڈاکٹر، نظریۃ المصلحۃ فی الفقہ الاسلامی، مکتبۃ المتبنیٰ قاہرہ، 1981ء ص 530-543)

Dr, Ḥusayn Ḥāmid Ḥassān, Naẓriyah al MuṣliḥAḥmad Fī al Fiqh al Islāmī, (Nāshir: Maktabah al Mutabannā, Cairom 1981), PP:530-543

[166]۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ، ص 174

Maqāṣid al Sharī'ah Al Islāmiyyah, P:174

[167]۔ الموافقات، ج: 2، ص: 5

Al Muwāfaqāt, Vol:2, P:5

[168]۔ ایضاً، ج: 2، ص: 8-64

Ibid, Vol:2,PP:8-64

[169]۔ ایضاً، ج: 2، ص: 64-107

Ibid, Vol:2,PP:64-107

[170]۔ ایضاً، ج: 2، ص: 107-186

Ibid, Vol:2,PP:107-186

[171]۔ ایضاً، ج: 2، ص: 168-323

Ibid, Vol:2,PP:168,323

[172]۔ ایضاً، ج: 2، ص: 323-414

Ibid, Vol:2,PP:323-414

[173]۔ حجۃ اللہ البالغۃ، ج: 1، ص: 11

Ḥujjatullāh al Bāligha, Vol:1, P:11

[174]۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ، ص 251-409

Maqāṣid al Sharī'ah Al Islāmiyyah, PP:251-409

[175]۔ ایضاً، ص: 430-449

Ibid, PP:430-449

[176]۔ ایضاً، ص: 450-478

Ibid, PP:450-478

[177]۔ ایضاً، ص: 487-494

Ibid, PP:487-494

[178]۔ ایضاً، ص: 495-514

Ibid, PP:495-514

[179]۔ ایضاً، ص: 421-429

Ibid, PP:421-429

[180]۔ ایضاً، ص: 515-518

Ibid, PP:515-518j

[181]۔ مقاصد الشریعۃ الاسلامیۃ و مکارمھا بحوالہ مقاصد الشریعۃ عند ابن تیمیہ، ص: 98

Maqāṣid al Sharī'ah Al Islāmiyyah wa Makārimuhā, Baḥawālha: Maqāṣid al Sharī'ah Al Islāmiyyah 'inda Ibn Taymiyah, P:98

[182]۔المقاصد العامۃ للشریعۃ الاسلامیۃ، ص:8

Al Maqāṣid al ʹĀmmah lil Sharīʹ Aḥmad al Islāmiyyah, P:8

[183]۔محمد نجات اللہ صدیقی ایک ماہر معیشت ہیں انہوں اسلامی معیشت کے بارے میں کتب بھی تحریر کیں۔آپ اسلامک ریسرچ اینڈ ٹریننگ انسٹیٹیوٹ،اسلامی ترقیاتی بینک،جدہ، سعودی عرب میں وزٹنگ پروفیسر ہیں۔

[184]۔محمد نجات اللہ صدیقی، مقاصد شریعت،ایک عصری مطالعہ، فکر و نظر،اسلام آباد،ج41، شمارہ4،اپریل-جون2004ء ص3-33

Muḥmmad Nijāt Allāh Ṣiddīqī Maqāṣid Sharīʹat, Ayk ʹAṣrī Muṭāliʹah, Fikru Naẓar, Islāmābād, Vol:41, Issue:4, April-June 2004ac), PP:3-33